عقائد نظامیہ
مع
فی شرح
قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالاوفست
وقف الاخلاص
İHLAS VAKFI
YAYINIDIR
HAKİKAT KİTABEVİ
Darüşşefaka Cad. 57/A (P.K. 35)
34262 Fatih Tel: 523 45 56
İSTANBUL
1993

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعون اللہ العزیز العلیم

اہل السنت والجماعت کے مذہب و مسلک کے مطابق چند ضروری عقائد

جن کا جاننا اور ماننا اہلِ حق کے لئے لازمی ہے

نظام العقائد

المعروف بہ

عقائدِ نظامیہ

از

رئیس العارفین امیر الکاملین محبِ النبی حضرت مولانا محمد فخر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حسب الارشاد

شمس الفقراء بدر الفضلاء جامع المنقول والمعقول حضرت میاں علی محمد خان صاحب چشتی نظامی مدظلہ العالی

سجادہ نشین بسی شریف حال پاک پتن شریف

طبعِ اوّل ——— دہلی سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق سنہ ۱۹۱۴ء
طبعِ ثانی ——— لاہور سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق سنہ ۱۹۶۶ء
طبعِ ثالث ——— لاہور سنہ ۱۳۹۳ھ مطابق سنہ ۱۹۷۳ء

اشاعتِ سوم

تعداد ——— تین ہزار (۳۰۰۰)
مقامِ اشاعت ——— پاک پتن شریف
مطبع ——— دین محمدی پریس لاہور
کاتب ——— منشی خوشی محمد ناصر قادری خوش رقم جالندھری
ناشر ——— الحاج میاں محمد اصغر رئیس بہادل نگر

ملنے کا پتہ

۱۔ صاحبزادہ الحاج سیّد مُسلم نظامی صاحب۔ اُردو منزل پاک پتن شریف
۲۔ حکیم شمس الدین صاحب انچارج لائبریری مسجد موج دریا قدس سرہٗ پاک پتن شریف

پیش لفظ

۱۔ پاک پتن شریف سے رسالہ عقائد نظامیہ سنہ ۱۳۸۶ھ میں شائع کیا گیا تھا۔ اپنی افادیت کی وجہ سے یہ بہت مقبول ہوا۔ اور جلد ہی ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہوگیا۔ اب کافی مدت سے احباب اس کی اشاعت پر اصرار کر رہے تھے۔ چنانچہ مرشدنا حضرت قبلہ میاں علی محمد خان صاحب مدظلہم سجادہ نشین بسی شریف کے ایما سے مکرر شائع کیا جا رہا ہے۔

۲۔ موجودہ اشاعت میں مسئلہ "سماع" کے متعلق ایک بلند پایہ علمی تحقیقی مقالہ بھی حضرت قبلہ موصوف کی اجازت سے شریک کر دیا گیا ہے۔ یہ مقالہ جگراؤں ضلع لدھیانہ کے مشہور متبحر عالم جناب مولنا عبدالرحیم صاحب مرحوم و مغفور کی تصنیف ہے۔ اور ان کے فرزند رشید جناب مولنا حبیب اللہ صاحب مرحوم و مغفور نے اسے "یادِ پیر" میں بطور ضمیمہ شائع کرایا تھا۔ عقائد نظامیہ کے افتتاحیہ میں پہلے ہی یہ ذکر آچکا ہے کہ مخالفینِ سماع "اس بارہ میں اس حد تک غلو کرتے رہے ہیں۔ کہ حضرت قبلہ فخرِ جہاں مولنا محمد فخرالدین قدس سرہٗ پر قاتلانہ حملہ کی بنیاد اسی مسئلہ کو بنایا گیا تھا۔ اس تحقیقی مقالہ میں احادیثِ نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مبنی نادر بحث کی گئی ہے۔ جسے بغرضِ استفادۂ عام رسالہ عقائد نظامیہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

۳۔ رسالہ عقائد نظامیہ میں شجرۂ طیبہ چشتیہ نظامیہ فخریہ پر مخمس بھی کتاب مستطاب یادِ پیر سے نقل کر دی گئی ہے تاکہ صاحبِ ذوق احباب اور رفقاء اسے روزانہ پڑھ کر مستفید ہوں۔

ناشر

۹۔ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۳ھ ☆

۱۱۔ جون سنہ ۱۹۷۳ء

افتتاحیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ یہ رسالہ نظام العقائد عرف عقائد نظامیہ قدوۃ السالکین رئیس العارفین محب النبی سیدنا و مولانا حضرت محمد فخر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ عقائد کی تصحیح کے لیے ہر مسلمان مکلف ہے۔ کیونکہ عقیدہ کی درستی اور صحت کے بغیر کوئی عبادت مقبول اور ریاضت موجب ثواب نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ عام طور پر لوگ یا تو ناواقفیت کی بنا پر یا دنیاوی مصروفیات کی کثرت کے سبب یا مغربی تعلیم کے ملحدانہ اثر سے یا علما کے اختلافات کی وجہ سے متنفر ہو کر مذہب سے بے اعتنا اور آخرت کی تیاری سے بے پرواہ ہوتے جارہے ہیں۔ اسی لیے وہ عقائد کی درستی اور صحت کی طرف کماحقہ متوجہ نہیں ہیں حالانکہ یہ نہایت ضروری چیز ہے اور اسی اہمیت کے پیش نظر یہ رسالہ شائع کیا جارہا ہے۔ یہ رسالہ عقائد نظامیہ حضرت مولانا موصوف نے جناب دیوان شیخ محمد یوسف صاحب سجادہ نشین آستانہ حضرت بابا صاحب علیہ الرحمۃ اور چند پیرزادگان کے اصرار پر پاک پٹن شریف ہی میں تحریر فرمایا تھا۔ پھر ۱۳۳۲ھ میں جناب مولانا مولوی سید دوست محمد صاحب چشتی نظامی صاحبزادہ اجمیر شریف نے اس کا اردو ترجمہ کرکے دہلی میں چھپوایا۔

اب راقم الحروف مرشدی و مولائی حضرت میاں علی محمد خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ارشاد پر اصل نسخہ اسی ترجمہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کر رہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مصنف رسالہ حضرت مولانا ممدوح کے کچھ حالات بھی تحریر کر دیئے جائیں۔

حضرت مولانا کا اسم گرامی محمد فخر الدینؒ تھا۔ آپ حضرت شاہ نظام الدینؒ اورنگ آبادی کے فرزند رشید ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۱۲۶ھ میں اورنگ آباد میں ہوئی۔ وقت کی قابل ترین ہستیوں نے آپ کی تعلیم میں حصہ لیا۔ اپنے والد ماجد سے بیعت ہوئے۔ اور باطنی تکمیل کے بعد زیب دہ سجادہ چشت اور مجدد سلسلہ قرار پائے۔ محب النبی کا لقب آپ کو سلطان الہند حضرت خواجہ بزرگ اجمیریؒ نے عنایت فرمایا تھا اور حضرت خواجہ صاحبؒ ہی کے حکم سے آپ دکن سے دہلی آئے تھے اور اجمیری دروازہ کے باہر غازی الدین خاں کے مدرسہ میں درس و تدریس کا سلسلہ

شروع کیا تھا۔ منتہی طلبار کو آپ خود حدیث شریف پڑھایا کرتے تھے۔ اس مدرسہ میں بیٹھ کر آپ نے صرف درسی کتابیں پڑھانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے اور دین متین کی حفاظت و اشاعت کا وُہ اہم فریضہ انجام دیا جس کے کارنامے تاریخ میں یادگار رہیں گے۔
دہلی آنے کے تقریباً ایک سال بعد ۱۱۶۱ھ میں آپ پاک پتن شریف حضرت بابا صاحبؒ کی زیارت کے لیے روانہ ہُوئے۔ شریکِ سفر قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروئیؒ اور شیدی قاسم خادم تھے۔ ایک گھوڑا کرایہ پر لیا۔ خود پیدل چلتے تھے اور گھوڑے پر درماندہ مسافروں کو بٹھاتے رہتے تھے۔ جس عقیدت و محبّت کے ساتھ یہ سفر طے ہوا وُہ اپنی مثال آپ ہے۔ کئی سو میل کی مُسافت حضرت نے پیادہ پا طے کی۔ ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ دِن بھر چلتے رہتے تھے۔ پیروں میں آبلے پڑ گئے تھے مگر سفر جاری تھا۔ جب بالکل مجبور ہو جاتے تو ٹھہرتے۔ چھالوں پر مہندی لگاتے، ابھی مکمّل آرام نہ ہونے پاتا تھا کہ پھر سفر شروع ہو جاتا تھا۔ راستہ میں (غالباً قصور سے) آپ نے بہ اشارہ حضرت داتا صاحبؒ بہت سے کشمیری سیب خرید کیے۔ جُوں جُوں پاک پتن شریف قریب آتا جاتا تھا اشتیاق بڑھتا جاتا تھا۔ پاک پتن شریف کے قریب ایک گاؤں میں رات گزارنے کے لیے ٹھہرے۔ صُبح ہوئی تو حضرت قبلہ نُور محمدؒ نے اپنے مُرشد کو نہ پایا۔ تلاش کیا تو نعلین مُبارک پڑی ہوئی ملیں۔ بہت تشویش ہوئی۔ آخر پتہ لگا کہ حضرت پاک پتن پہنچ گئے ہیں اور حضرت بابا صاحبؒ کے احترام میں ننگے پاؤں یہ راستہ طے کیا ہے۔ اس وقت آستانہ حضرت بابا صاحبؒ کے سجّادہ نشین دیوان شیخ محمد یُوسف صاحبؒ تھے جو سخت بیماری کے سبب نہایت کمزور ہو گئے تھے اور اُن کو کشمیری سیبوں کی ضرورت تھی۔ جیسے ہی مولانا صاحبؒ سجّادہ نشین صاحبؒ سے ملے اور سیب نذر کیے تو وُہ بہت خوش ہُوئے اور بڑی عقیدت و محبّت سے پیش آئے۔ حضرت مولانا نے جناب بابا صاحبؒ کے مزار پاک کے قریب کوٹھڑی میں (جس کو اب قدم شریف کہا جاتا ہے) اعتکاف کیا۔ یہاں حضرت دِن رات میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ یہ رسالہ عقائد نظامیہ تحریر فرمایا تھا۔ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دور میں اللہ تعالےٰ دینِ حنیف کی حفاظت و اشاعت کے لیے

ایسے افرادِ صالحہ پیدا فرماتا رہا ہے جن کی کوششوں سے شمعِ اسلام روشن رہی ہے۔ انہیں گرامی قدر ہستیوں میں حضرت مولانا صاحب بھی شامل ہیں۔ بارھویں صدی ہجری میں ہندی مسلمانوں پر جو مایوسی اور بے عملی کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی وہ حضرت مولانا صاحبؒ کی ذاتِ بابرکت سے دُور ہوئی اور رُشد و ہدایت کی ایسی شمع روشن ہوئی جس نے پورے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ خصوصاً چشتیہ نظامیہ سلسلے میں بہار آگئی اور بقول صاحبؒ مناقبِ فخریہ حضرت سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی والے عرفان کا چراغ حضرت مولانا صاحبؒ نے اپنی دِلی توجہ سے اِس ملک میں پھر روشن کر دیا اور آپ کی گرمیٔ نگاہ سے عشق و محبت کی شراب میں دوبارہ جوش آگیا۔ آپ کے اخلاق کی گیرائی کا یہ عالم تھا کہ چھوٹا بڑا امیر غریب سب آپ کے شیدائی تھے۔ آپ ہر آنے والے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ شدید بیماری میں بھی آپ اس کو ترک نہ کرتے تھے۔ دہلی میں اس وقت امیر الامراء نجف خاں کا بہت زور تھا اُسی کے اشارے پر فولاد خاں نے حضرت مظہر جانِ جاناں کو شہید کیا تھا اور پھر اس گروہ کے چند آدمی یہ کہتے سُنے گئے تھے کہ سُنّیوں کے ایک پیشوا کو تو قتل کیا جا چکا ہے اب جو سب سے بڑا ہے اس کا نمبر ہے۔ یہ سُن کر حضرت کے غلاموں نے آپ کی حفاظت کا پروگرام بنایا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اِس بات کو پسند نہ کیا اور فرمایا ہماری فکر نہ کرو۔ ہمارا حافظ و ناصر اللہ تعالےٰ ہے ہم اُس کی حفاظت و پناہ میں ہیں۔ ایک روز مولانا صاحب اپنے مدرسے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پٹھان چھری لے کر مدعیانہ آیا۔ سلام کے بعد پوچھا کہ مولوی صاحب اس فضیلت کے باوجود تم گانا کیوں سُنتے ہو۔ حضرت نے فرمایا ہم خطاوار ہیں تم ہمارے لیے دُعائے خیر کرو۔ یہ سُن کر اس نے چھری نکالی اور حضرت پر وار کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ حضرت سلطان جی کے ایک صاحبزادہ موجود تھے انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مولانا نے فرمایا اس کا ہاتھ چھوڑ دو اور اپنا سر اس کے آگے جھکا دیا کہ ہم حاضر ہیں جو تمہارا دِل چاہے کرو۔ وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ اسی زمانہ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ پر تحفہ اثناعشریہ لکھنے پر عتاب ہوا۔ حویلی ضبط ہوئی جلاوطنی کا حکم ہوا۔ تمام خاندان دُور تک پیدل گیا۔ آخر حضرت مولانا صاحبؒ ہی نے اُن کے لیے خورد و نوش اور سواری کا انتظام کیا۔ پھر بادشاہ سے کہہ کر اُن کو عزت و احترام سے واپس بلوایا۔

آپ کی عادتِ شریفہ تھی کہ غریبوں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے اور اگرچہ صاحبِ دعوت کا مکان دُور ہی کیوں نہ ہوتا مگر ضرور تشریف لے جاتے۔ اگر کھانے کی رغبت نہ ہوتی تب بھی اخلاقاً دو چار لقمے تناول فرما لیتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت مظہر جانِ جاناںؒ اور شاہ ولی اللہؒ اور مولانا صاحبؒ کی دعوت کر دی۔ تینوں حضرات وقت مقررہ پر اُس کے ہاں گئے۔ بہت دیر کے بعد وُہ شخص زنان خانہ سے باہر آیا اور پھر اندر چلا گیا۔ پھر کافی دیر کے بعد آیا اور کہا میں بھُول گیا تھا۔ مجھے آپ کی دعوت یاد ہی نہ رہی تھی اِس لیے کوئی اِنتظام نہ کر سکا لہٰذا یہ دو دو پیسے آپ صاحبان لے لیں اور کھانا بازار سے کھا لیں۔ یہ سُن کر حضرت مظہر جانِ جاناںؒ نے فرمایا تم نے ہم کو سخت اذیت پہنچائی۔ شاہ ولی اللہؒ نے خاموشی سے پیسے لے لیے مگر حضرت مولانا صاحبؒ نے کھڑے ہو کر نہایت خندہ پیشانی سے وُہ پیسے لیے۔ آپ تمام کاموں میں سُنّتِ نبویؐ کے پابند تھے اور ہر شخص کو سنتِ نبویؐ کی اِتباع کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

اپنے دوستوں احباب اور مریدین کی خاص خبر رکھتے تھے۔ اگر ہمیشہ آنے والا ایک دو روز نہ آتا تو خود کسی کے ذریعہ اس کی خبر منگواتے تھے۔ ایک مرتبہ پیر اخاکروب دو دن نہیں آیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بیمار ہے۔ یہ سُنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ اُس کے گھر تشریف لے گئے۔ کچھ رقم خرچ کے لیے اس کو دی۔ پھر فرمایا میاں پیر محمد تم دو دن نہیں آئے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ بیمار ہو تمہاری خیریت معلوم کرنے میں تاخیر ہوئی معاف کرنا۔

آپ ہمیشہ لوگوں سے گفتگو کرتے وقت ان کو حضرت یا صاحب کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ سوتے وقت کتاب فوائد الفواد سینے یا سر کے نزدیک رکھتے تھے۔ دوستوں کی غم خواری اور پرورش میں کوششِ بلیغ فرماتے تھے۔ رمضان شریف میں تمام رات بیدار رہتے تھے اور سب ہمراہیوں کی قہوہ، شکر، دُودھ سے ضیافت کرتے تھے۔ سیّدوں، پیرزادوں اور سفید پوش شرفاء کو چپکے چپکے بہت کچھ دیتے رہتے تھے۔ بھکاریوں کو دو پیسے سے زیادہ نہ دیتے اور فرماتے تھے کہ یہ تو در در مانگ کر بھی اپنا خرچہ پُورا کر لیں گے۔ مگر یہ غریب شرفاء مانگ بھی نہیں سکتے۔ یہ زیادہ کے مستحق ہیں۔ غرضیکہ آپ کی ذاتِ گرامی سے یہ بات پُوری طرح واضح ہو گئی تھی کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اخلاقِ کریمہ کا عملی نمونہ اس زمانے میں حضرت مولانا صاحبؒ

ہیں۔ آپ کی توجہ کی برکت سے سینے حقائق سے معمور ہو گئے۔ مُردہ دل زندہ ہو گئے۔ زندہ دل بسمل بن گئے۔ مسجدیں آباد ہو گئیں۔ خانقاہوں سے ہُو حق کی صدائیں بلند ہونے لگیں حضرت مولانا صاحب کی تصانیف میں تین کتابیں زیادہ مشہور ہیں :-

(۱) نظام العقائد یعنی عقائدِ نظامیہ (۲) رسالہ مرجیہ (۳) رسالہ فخر الحسن

علماء کا بیان ہے کہ یہ تینوں کتابیں آپ کی علمیت اور محققانہ قابلیت کی آئینہ دار ہیں۔ سر سید نے لکھا ہے کہ :- "یہ رسائل آپ کی علمی ممارست پر دلیل قاطع اور بُرہان ساطع ہیں"۔
مولانا عبد العلی بحر العلوم فرنگی محلی نے جب رسالہ فخر الحسن دیکھا تو فرمایا :-

"حُسنِ اعتقاد کے ساتھ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ بزرگوں نے لکھا ہے حق ہے لیکن یہ تحقیق جو حضرت مولانا صاحبؒ نے کی ہے ہم کو بھی معلوم نہ تھی"۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے تفسیرِ عزیزی کے مقدمہ میں حضرت مولانا کو اس طرح یاد کیا ہے :- "برادرِ دینی جوہرِ حق گزینی سالکِ راہِ خدا جوئی ملازم طریقۂ صدق گوئی مقبول جنابِ مولانا عالی جناب خلائق مآب و بالفضل اولٰنا فخر الملۃ والدین محمد فخر الدین قدس سرہ الامجد"۔

بہادر شاہ ظفر آخری مغل تاجدار نے آپ کی جناب میں خراجِ عقیدت اِس طرح پیش کیا ہے :-

فخرِ دیں فخرِ جہاں پر وہ فقیری ختم ہے — جس کو حضرتؐ نے کہا الفقر فخری اے ظفر
لیکن اپنے فخرِ دیں کے کفش برداروں میں ہُوں — اے ظفر کیا بتاؤں تجھ سے کہ جو کچھ ہُوں سو ہُوں

حضرت مولانا صاحبؒ کا وصال ۷۳ سال کی عمر میں ۲۷ جمادی الآخر ۱۱۹۹ھ کو دہلی میں ہوا۔ اور حضرت خواجہ قطب الاقطاب بختیار کاکیؒ کے آستانہ عالیہ میں دفن کیے گئے۔
مولانا صاحبؒ کے وصال کے بعد اس مدرسہ میں آپ کے جلیل القدر خلیفہ عالمِ علومِ ربّانی حضرت حاجی سیّد لعل محمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے قائم مقام ہوتے۔ مُرشدی و مولائی جامع منقول و معقول حضرت میاں علی محمد خان صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقاہ سجادہ نشین بسی شریف ضلع ہوشیار پور حال آباد پاک پٹن شریف حضرت حاجی صاحب قبلہ کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب اور حضرت مولانا صاحبؒ کے درمیان صرف چار واسطے ہیں حضرت

مولانا صاحبؒ کے بہت سے خلفاء ہوئے ہیں۔ جن میں زیادہ مشہور قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد صاحبؒ مہاروی، حضرت شاہ نیاز احمد صاحبؒ بریلوی، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحبؒ جے پوری اور حضرت حاجی صاحبؒ ہیں۔ یہ نادر و کمیاب رسالہ جو علمِ عقائد پر بہترین معلومات کا مجموعہ ہے۔ حضرت میاں صاحب کے فیضان سے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اِس زمانہ میں ہر مُرید کو کم از کم اِن عقائد کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ آخرت کی تیاری میں پُوری توجّہ کے ساتھ مشغول ہوا جا سکے۔ خُدا کرے کہ یہ کوشش کامیاب و مقبوُل ہو اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچے آمین وباللہ التوفیق

فقط

خاکپائے درویشاں

سیّد مُسلم نظامی عفی عنہٗ

نظامی حُجرہ آستانہ حضرت باباصاحبؒ پاکپتن شریف ضلع ساہیوال

مورخہ ۱۸۔ جمادی الاوّل ۱۳۸۶ھ مُطابق ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء

★

عقائدِ نظامیہ (دیباچہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدِ بے حد و ثنائ بے عدم خالق و دود جل شانہ را۔ و درُود و نامحدُود بر محمود کونین رسول الثقلین محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و بر آل و اصحاب او۔ اما بعد ہرگاہ ایں مؤلفِ بے بضاعۃ محمد فخر الدین کہ تولیدِ صوری و معنوی از رئیس السالکین شیخ المشائخ تاج الواصلین فخر العاشقین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ العزیز دارد۔ برائے زیارت قدوۃ العارفین حریق المحبۃ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم فرید الدین شکر بار مسعود الاجودھنی ایدنی اللّٰہ بلطفہ الخفی والجلی کہ در حقِ طالبانِ حق کبریتِ احمر است از اورنگ آباد خجستہ بنیاد بحضرت پاک پتن رسید بہرہ یاب سعادت جناب ہدایت مآب گشت اکثر اعزۃ آنحضرت از راہِ کرم و عنایت فرمودند کہ عقائد اہل سنۃ و جماعۃ کہ بنہج قدوہ انام

ترجمہ دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعریف جس کا پارنہ ہو اور ثنا جس کا شمار نہ ہو خاص خالق و دود جل شانہ کو یعنی پیدا کرنے والے کو کہ دوست و مہربان ہے اور اس کی بہت بڑی شان ہے اور بے حد درُود محمُود کونین یعنی دونوجہان کے سراہے ہوئے پر اور رسُول الثقلین یعنی جن و انسان ہر دو مخلوق کے لیے بھیجے ہوئے پر کہ نام پاک آپ کا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے اور آپ کی آل و اصحاب پر ہو جو اُس کے بعد بیان ہے کہ جب یہ مؤلفِ بے مایہ محمد فخر الدین جن کی ظاہری اور باطنی پیدائش رئیس السالکین شیخ المشائخ تاج الواصلین فخر العاشقین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ العزیز سے ہوئی ہے زیارت کے لیے قدوۃ العارفین حریق المحبۃ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم فرید الدین شکر بار مسعود اجودھنی کی خدائے برتر اُن کے لطفِ خفی و جلی سے میری مدد کرے، کہ یہ زیارت حق کے طلبگاروں کے حق میں کبریتِ احمر یعنی اکسیر ہے۔ اورنگ آباد خجستہ بنیاد سے درگاہ پاک پتن میں پہنچ کر اس جناب ہدایت مآب کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا اس آستانہ کے اکثر اعزہ نے کرم و عنایت کی راہ سے فرمایا کہ اہل سنۃ و جماعۃ کے عقیدے جو خلق کے پیشوا

امامِ اعظم ابُوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باشد بقید قلم بعبارت سہل آرید کہ مُوجب یاد آوری درجناب فیض انتساب نش یعنی حضرت فرید الدینؒ م شود حال آنکہ استطاعۃ خود ازجہت اختلافِ مسائل ایں قدر نمی یافتم وطاقۃ عدم قبول سوال ایشاں نیز نمی داشتم لہٰذا دست بدامن ملکی سمات قدسی صفات ہادی الخلق الی صراط المستقیم مرشد الانام فی مناہج الدین القویم نش امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ م بواسطہ فقہ اکبر کہ تالیف امام اکبر است رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ درزدم وبعبارت آسان بیان نمودم وہر مسئلہ را معنون نش اَے پیش گرفتہ م بعقیدہ ساختم تاعوام وخواص ازکلامِ امامِ انام کہ بنائے اہل سُنۃ وجماعۃ حنفی است بہرہ یاب گشتہ ایں ہیچمدان را، بدعای تبعیت اہل سنۃ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم وخیریت خاتمہ افتخار بخشند توقع آنکہ اگر سہوے یا نسیانے بنظر آید بمقتضائے العفو عند کرامِ النّاسِ مامولٌ بخشند واصلاح فرمایند۔

ترجمہ۔ امام اعظم ابُوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُ کے طریق پر ہوں دین آسان عبارت میں تحریر کردیں کہ اِس جناب فیض انتساب یعنی حضرت باوا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں یاد آوری کا مُوجب رہے۔ حالانکہ مسائل کے اختلاف کے سبب اِس قدر اپنی اِستطاعت نہیں پاتا تھا اور نہ ان کے سوال کو نہ مان کر رد کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ اس لیے فرشتہ عادات، قدسی صفات۔ مخلوق کو سیدھی راہ چلانے والے۔ دین مضبوط کے راستوں میں لوگوں کے ارشاد کرنے والے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے دامن میں بذریعہ فقہ اکبر کے جو امام اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف وجمع کی ہوئی ہے میں نے ہاتھ مارا۔ اور آسان عبارت میں اس کو بیان کیا۔ اور ہر مسئلہ کا شروع لفظ عقیدہ سے کیا تاکہ عام وخاص امامِ انام کے کلام سے جو اہل سنت وجماعت حنفی کی ابنا اور اصل ہیں بہرہ یاب ہوکر اس ناچیز کو پیروی سنتِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی اور خیریتِ خاتمہ کی دُعا کر کے افتخار بخشیں۔ اُمید کہ اگر کوئی سہو یا نسیان نظر میں آجائے تو موافق حکم العفو عند کرام النّاس مامولٌ یعنی بزرگ لوگوں کے نزدیک معافی کی امید ہے معاف فرما کر درست کردیں۔

عقائد

عقیدہ[1]. اصلِ توحید وما یصحّ الاعتقادُ بہٖ۔ ترجمہ۔ چیزے کہ صحت می یابد اعتقاد
بآں۔ ایں است کہ زبان را موافقِ دِل ساختہ بگوید کہ ایمان آوردم بتوحید حق تعالیٰ
در ذات وتفرید در صفات وبملائکہ کہ بندہ ہائے حق تعالیٰ اند ومبرا اند از ذنوب ومعاصی
ومنزہ اند از ذکورت وانوثت وبہ کتاب ہائے حق تعالیٰ مثلِ توریت وانجیل و
زبور وفرقان وغیرہا بلا تعیین عدد وبجمیع انبیاء ورُسل وبزندگی بعد موت وبآمدنِ
قیامت وبقدرِ خیر وشر از اللہ تعالیٰ یعنی تقرر جمیع مخلوقات بمرتبہ کہ یافتہ می شود ش
ضمیر آید بسوئے مرتبہ م از حُسن وقبح ونفع وضرش ایں ہمہ بیان مرتبہ بصلہٗ از بیانیہ م بقید
زمان ومکان عقیدہ[2] حساب افعال وترازوئے اعمال وبہشت ودوزخ وصراط وحوض حق
است۔ عقیدہ[3] حق تعالیٰ واحد است ش نہ بطریقِ عدد کہ توہم شود بعد او دیگر م
یعنی کسے اورا شریک نیست نہ در ذات ونہ در صفات عقیدہ[4] ومشابہ نیست
اورا کسی از مخلوقات قَالَ نُعَیمُ ابنُ حَمَّادٍ مَنْ شَبَّہَ اللّٰہَ بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِہٖ

ترجمہ عقیدہ[1]۔ توحید کی اصل اور جس سے اعتقاد صحیح ہوتا ہے یہ ہے کہ زبان کو دل کے موافق کر کے یوں
کہے کہ میں ایمان لایا حق تعالیٰ کو ذات میں ایک جاننے پر اور صفات میں یکتا سمجھنے پر اور میں ایمان لایا فرشتوں
پر کہ وہ حق تعالیٰ کے بندے ہیں اور گناہوں اور نافرمانیوں سے بری ہیں۔ اور مرد اور عورت ہونے سے
پاک ہیں اور میں ایمان لایا حق تعالیٰ کی کتابوں پر جیسے توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید وغیرہ جن کا شمار
مقرر نہیں اور میں ایمان لایا تمام نبیوں اور رسولوں پر اور میں ایمان لایا مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اور میں ایمان
لایا قیامت پر اور میں ایمان لایا خدائے تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی کے اندازہ کر دینے پر یعنی تمام مخلوقات
کا ایسے مرتبہ میں ٹھہرانا جس میں زمان ومکان کی قید کے ساتھ بھلائی اور برائی اور نفع اور نقصان پایا
جاتا ہے۔ عقیدہ[2] فعلوں کا حساب اور عملوں کی ترازو اور بہشت اور دوزخ اور پل صراط اور حوض
کوثر حق ہے۔ عقیدہ[3] حق تعالیٰ ایک ہے نہ ایسا کہ گنتی کی طرح۔ اس کے بعد دوسرے کا وہم پیدا ہو
یعنی کوئی اس کا شریک نہیں ہے نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔ عقیدہ[4] اور اس کا مخلوق سے کوئی مشابہ
نہیں ہے کہ کہا ہے نعیم ابن حماد نے جس نے خدا تعالیٰ کو اس کی مخلوق سے کسی کے ساتھ مشابہ کیا یا تشبیہ
دی کسی چیز کے ساتھ اس کی مخلوق میں سے۔

فَقَدْ کَفَرَ۔ ترجمہ۔ گفت نعیم پسر حمّاد ہر کہ مانند کرد اللہ تعالیٰ را بچیزے از خلق او* پس تحقیق کفر کرد۔ عقیدہ ۵۔ ہمیشہ بود در ماضی و ہمیشہ بود در باقی باسمار خود و صفات ذاتی و فعلی خود۔ صفاتِ ذاتی او ہفت اند حیات[۱] و قدرت[۲] و علم[۳] و کلام[۴] و سمع[۵] و بصر[۶] و ارادت[۷]۔ و صفات فعلی او تخلیق و ترزیق و انشار و ابداع و صنع و غیر آں۔ عقیدہ ۶۔ اسمار و صفاتِ حق تعالیٰ بہ تمام ہا ازلی اند کہ نیست آنہارا بدایت و ابدی اند کہ نیست آنہارا نہایت۔ عقیدہ ۷۔ اللہ تعالیٰ عالم است بصفتہ علم ازلی خود و قادر است بقدرتِ خود کہ صفتہ ازلی او ست و متکلم است بکلام نفسی خود کہ صفتِ او است در ازل۔ و خالق است بہ تخلیقِ خود و فاعل است بفعلِ خود کہ صفتِ او است در ازل۔ عقیدہ ۸۔ مفعول مخلوق است و حادث و فعلِ اللہ تعالیٰ غیر مخلوق است و قدیم۔

ترجمہ۔ تو یقینی اس نے کفر کیا۔ عقیدہ ۵۔ ہمیشہ تھا وہ گذرے ہوئے زمانے میں اور ہمیشہ رہے گا باقی میں بھی اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنی ذاتی و فعلی صفتوں کے ساتھ۔ اور اس کی ذاتی صفتیں سات ہیں یعنی صفت حیات[۱] کہ زندگی ہے۔ اور صفت قدرت[۲] یعنی قادر ہونا اور صفتِ علم[۳] یعنی جاننا اور صفتِ کلام[۴] یعنی بولنا اور صفتِ سمع[۵] یعنی سننا اور صفتِ بصر[۶] یعنی دیکھنا اور صفتِ ارادت[۷] یعنی قصد و ارادہ کرنا اور اس کی فعلی صفتیں تخلیق یعنی پیدا کرنا۔ اور ترزیق یعنی رزق دینا اور انشا یعنی مادہ سے بنانا اور ابداع یعنی بغیر مادہ بنانا۔ اور صنع یعنی کاریگری اور اس کے سوائے۔ عقیدہ ۶۔ خدائے تعالیٰ کے نام اور صفتیں سب کی سب ازلی یعنی ہمیشہ کی ہیں جن کی ابتدا نہیں۔ اور ابدی یعنی ہمیشہ تک ہیں جن کی انتہا نہیں ہے۔ عقیدہ ۷۔ خدائے برتر عالم یعنی جانتا ہے اپنی صفت علم سے جو ازلی ہے۔ اور قادر یعنی صاحب قدرت ہے اپنی صفتِ قدرت سے جو ازلی ہے اور متکلم ہے یعنی کلام کرتا اپنے کلامِ نفسی سے جو اس کے نفس کی صفت ہے ہمیشہ کہ اس کے کلام کرنے کی ابتدا نہیں اور خالق یعنی پیدا کرنے والا ہے اپنی تخلیق یعنی پیدا کرنے کی صفت سے۔ اور فاعل ہے یعنی کرنے والا ہے اپنے فعل سے کہ اس کی صفت ہے جو ہمیشہ سے ہے۔ یہ سب اس کی صفتیں ازلی ہیں لہٰذا وہ ہمیشہ سے عالم قادر خالق فاعل وغیرہ ہے۔ عقیدہ ۸۔ مفعول مخلوق ہے اور حادث ہے یعنی جس کو خدائے تعالیٰ فاعلِ حقیقی نے کیا وہ عدم سے وجود میں آکر مفعول بنا پس ضرور ہے کہ خدائے تعالیٰ کے فعل سے وہ پیدا ہو کر مخلوق ہوا اور پہلے نہ تھا۔ پھر وجود میں آیا لہٰذا حادث ہوا البتہ فعل خدا تعالیٰ کا مخلوق نہیں بلکہ اس کی صفتِ قدیم ہے یعنی عدمین سے فارغ ہے کہ عدم سے وجود میں آنا مخلوق و حادث کی طرح اس کے لئے نہیں ہے بلکہ اول و آخر عدم یعنی نہ ہونے سے وہ پاک ہے اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ پس غیر مخلوق اور قدیم ہے۔

* لایحدہ زمانٌ ولایقلہ مکان بل کان ولامکان وھو علی ما علیہ کان (کما قال الشیخ محی الدین ابن عربی فی مقدمۃ الفتوحات المکیۃ)*

عقیدہ ۹۔ صفاتِ حق تعالیٰ ازلی اند غیرِ حادث و نہ مخلوق ۔ پس ہر کہ گفت صفاتِ حق تعالےٰ مخلوق اند یا حادث یا توقف کرد یا شک کرد دریں مسئلہ برابر است کہ طرفین او مستوی باشند یا ترجیح دہد یک طرف را پس کافر است۔ عقیدہ ۱۰۔ قرآن مجید ش دریں جا از قرآن مجید کلامِ نفسی مُراد است از شرح فقہ اکبر ملّا علیؒ۔ ہر کہ شانِ او از ہمہ بزرگ است در مصاحف مکتوب است بدست ہا بواسطۂ نقوشِ حروف و اشکالِ کلمات در دلہا محفوظ است نزدیک تصوّرِ مغیبات ش آنچہ غائب باشند و شاید کہ ایں لفظ مغیبات باشد ھر بالفاظ متخیلات و بزبانہا مقرو است از حروفِ ملفوظ کہ مسموع می شود و بر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہٖ وسلّم منزل است بواسطۂ حروفِ مفردات و مرکّبات در حالاتِ مختلفات۔ عقیدہ ۱۱۔ تلفظِ ما بقرآن مجید مخلوق است و کتاب ہائے ما قرآن مجید را و خواندنہائے ش شاید کہ بجائے لفظ خواندنہا لفظ حفظ باشد از شرح فقہ اکبر ملا علی مر ما قرآن شریف را مخلوق است۔

ترجمہ۔ عقیدہ ۹ حق تعالیٰ کی صفتیں سب ازلی ہیں۔ حادث اور مخلوق نہیں ہیں تو جس نے کہا کہ حق تعالیٰ کی صفتیں مخلوق ہیں یا حادث ہیں۔ یا اِس مسئلہ میں توقف کیا یا شک کیا خواہ حالتِ شک میں اس کے شک کی دونوں طرفیں برابر ہوں۔ ہاں اور نہیں کہنے میں یا شک کی ایک طرف کو ترجیح دیتا ہو حادث کے ہاں یا نہیں کہنے میں تو وُہ کافر ہے۔ عقیدہ ۱۰ قرآن مجید کہ اس سے مراد یہاں کلام نفسی خدائے تعالیٰ ہے جیسا شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے اس کی شان سب سے بڑی ہے کتابوں میں ہاتھوں سے لکھا گیا ہے نقوشِ حروف کے واسطہ سے کلموں کی صورتوں میں اور دلوں میں حفظ کیا گیا ہے غائب چیزوں کا تصوّر کر کے یا معنی دار کا تصوّر کر کے خیالی لفظوں میں اور زبانوں پر پڑھا جاتا ہے۔ انہیں خیالی لفظوں کے حروف کے ذریعہ سے کہ سُننے میں آتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم پر مختلف حالتوں اور وقتوں میں مفرد اور مرکّب حرفوں کے وسیلہ سے اتارا گیا ہے اور نازل ہوا ہے عقیدہ ۱۱۔ ہمارا تلفظ یعنی لفظ کر کے بولنا قرآن مجید کو مخلوق ہے۔ اور ہمارا لکھنا قرآن مجید کو اور ہمارا پڑھنا یا حفظ کرنا جیسا شرح فقہ اکبر ملا علیؒ قاری میں ہے۔ قرآن شریف کو مخلوق ہے۔

ازجہۃ آنکہ گفتن و نوشتن و خواندن از جملہ افعالِ عباد است و فعل مخلوق مخلوق است عقیدہ[۱۲] قرآن مجید ش اے کلام نفسی ھ غیر مخلوق است و نیست کہ حلول کند در مصاحف و غیر مصاحف بکتابت یا باشارت۔ عقیدہ[۱۳] چیزے کہ ذکر کرد، اللہ تعالیٰ در قرآن مجید از اخبار و آثار حضرت موسیٰ و جمیع انبیاء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا و علیہم السلام و از فرعون و ابلیس بتمامہ کلام اللہ تعالیٰ قدیم و غیر مخلوق است۔ عقیدہ[۱۴] کلامِ موسیٰ م و لو کان مع ربہٖ و کلام سائر انبیاء و مرسلین و فرشتہائے مقربین مخلوق است و حادث۔ عقیدہ[۱۵]۔ قرآن مجید کلامِ حق تعالیٰ است از روئے حقیقت نہ از روئے مجاز پس قدیم است مانند ذاتِ حق تعالیٰ و شنید موسیٰ کلام اللہ تعالیٰ را قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ترجمہ:۔ کلام کرد اللہ تعالیٰ موسیٰ م را کلام کردن۔

ترجمہ۔ اِس لئے کہ کہنا اور لکھنا اور پڑھنا یہ سب بندوں کے افعال ہیں اور مخلوق کا فعل مخلوق ہے۔ عقیدہ[۱۲]۔ قرآن مجید یعنی کلامِ نفسی خدائے تعالیٰ کا غیر مخلوق ہے۔ اور ایسا نہیں ہے مصحفوں یعنی کتابوں میں اور غیر مصحفوں یعنی دلوں میں یا زبانوں پر حلول کر جاوے یعنی سما جاوے خواہ لکھ کر ہو یا اشارہ سے ہو۔ عقیدہ[۱۳] جو کچھ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا خبروں کی نسبت اور حضرت موسیٰ اور تمام انبیاء صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہم السلام کے آثار کی نسبت اور فرعون اور ابلیس کی نسبت وُہ سارا کا سارا خدائے تعالیٰ کا کلام قدیم اور غیر مخلوق ہے۔ عقیدہ[۱۴] کلام موسیٰ علیہ السلام کا اگرچہ اپنے ربّ کے ساتھ تھا اور کلام تمام نبیوں اور رسولوں کا اور اُن فرشتوں کا جو خدائے تعالیٰ کے مقرب ہیں مخلوق اور حادث ہے۔ عقیدہ[۱۵]۔ قرآن مجید حقیقت میں حق تعالیٰ کا کلام ہے نہ مجازی طور پر پس قدیم ہے حق تعالیٰ کی ذات کی طرح اور سُنا ہے موسیٰ علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے کلام کو جیسا فرمایا خدائے تعالےٰ نے کَلَّمَ اللّٰہُ الخ یعنی خدائے تعالیٰ نے کلام کیا موسےٰ م سے کلام کرنا۔

عقیدہ ١٦ تحقیق بُود اللہ تعالےٰ متکلم در ازل و نہ بُود کلام با مُوسیٰؑ بل اصل مُوسیٰؑ۔
عقیدہ ١٧ تحقیق بُود اللہ تعالیٰ خالق در ازل پیش از پیدا کردنِ خلق عقیدہ ١٨ ہر
گاہ کلام کرد اللہ تعالیٰ با مُوسیٰ کلام کرد اللہ تعالیٰ موسیٰ را بکلام قدیم خود کہ
حق تعالیٰ را قبل از خلقت مُوسیٰ بود عقیدہ ١٩ صفاتِ حق تعالےٰ بتماہہا واقع اند۔
بخلافِ صفات مخلوقین کہ صفاتِ ایشاں بہ ہیچ وجہ مشابہ آنجناب منزّہ نیستند اگرچہ
اِشتراکِ اِسمی واقع است۔ عقیدہ ٢٠ اللہ تعالیٰ میداند حقائقِ اشیاء را و کلّیاتِ
اشیاء را و جزئیاتِ اشیاء را و ظاہرِ اشیاء را و باطنِ اشیاء را بعلمِ
ذاتی کہ ازلی است و ابدی است نہ مانندِ علمِ ما زیراکہ ما میدانیم اشیاء را باٰلات
و تصوّر صُورت ہائے کہ در ذہن ہا موافق فہم ہائے ما حاصل آید۔ عقیدہ ٢١ قادر است
اللہ تعالیٰ نہ مانندِ قدرتِ ما زیراکہ قدرتِ او قدیم است بدون آلات و بدونِ مشارکت
و ما مخلوقان قادر نیستیم مگر بر بعضی اشیاء آں ہم باٰلات و مددگار۔

ترجمہ۔ عقیدہ ١٦۔ بے شک خدائے تعالیٰ متکلم تھا ازل میں اور یہ کلام موسیٰ علیہ السّلام کے
ساتھ نہ تھا بلکہ اصل مُوسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ تھا۔ عقیدہ ١٧ بے شک خدائے تعالیٰ خالق تھا۔
ازل میں مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے۔ عقیدہ ١٨ جب خدائے تعالیٰ نے مُوسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا تو اپنے
کلام قدیم کے ساتھ خدائے تعالیٰ نے کلام کیا کہ وُہ کلام قدیم حق تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کی خلقت سے
پہلے کا تھا۔ عقیدہ ١٩۔ حق تعالیٰ کی ساری صفتیں مخلوقات کی صفتوں کے برخلاف واقع ہوئی ہیں کہ ان کی
صفتیں کسی وجہ میں اس جناب پاک کے مشابہ نہیں ہیں اگرچہ اِسمی یعنی فقط نام کا اِشتراک واقع ہے۔
عقیدہ ٢٠ خدائے تعالیٰ جانتا ہے چیزوں کی حقیقتوں کو اور ان کی کلّیات کو اور ان کی جزئیات کو
اور ان کے ظاہر کو اور ان کے باطن کو علمِ ذاتی سے جو ازلی اور ابدی ہے نہ ہمارے جاننے کی مانند
کیونکہ ہم چیزوں کو جانتے ہیں اپنے حواس کے آلوں اور صورتوں کے تصوّر کرنے سے جو موافق ہمارے
فہموں کے ذہنوں میں آتی ہیں۔ عقیدہ ٢١۔ خدائے تعالیٰ قادر ہے نہ ہماری قدرت کی طرح کیونکہ اس کی
قدرت قدیم ہے بدون آلوں کے اور بدون مشارکت کے کہ اس کو ان کی احتیاج نہیں۔ بخلاف
ہمارے کہ ہم مخلوق قادر نہیں ہیں مگر بعض چیزوں پر وُہ بھی آلوں کے وسیلہ سے اور مددگاروں کی مدد سے

عقیدہ ۲۲ می بیند اللہ تعالیٰ نہ مانندِ دیدنِ ما و می شنود نہ مانندِ شنیدنِ ما زیراکہ ما می بینیم اشکال ہا و رنگ ہائے مختلفہ را و می شنویم آواز کلمات موتلفہ را بآلاتے کہ پیدا کردہ شدہ است در اعضائے مرکب و حق تعالیٰ می بیند اشکال و الوان و صُوَرِ مختلفہ را بنظرِ اصلی خود۔ و می شنود آواز ہا را و کلماتِ مفردات و مرکبات را بسمعِ خود کہ صفتِ ازلی او ست بدون آلات و بے مشارکت دیگری از کائنات اگرچہ مرئی و مسموع از حادث است۔ عقیدہ ۲۳ می گوید حق تعالیٰ نہ مانندِ کلامِ ما زیراکہ ما کلام می کنیم از حلق و زبان و لب و دندان و حروف و اللہ تعالیٰ کلام می کند بدون واسطہ آلات و حروف از کمالِ ذات و صفاتِ خود۔ عقیدہ ۲۴ حروف مخلوق است مانندِ آلات و کلام اللہ تعالیٰ نا مخلوق است و قدیم است با ذات۔ عقیدہ ۲۵ اللہ تعالیٰ و تبارک شئے است یعنی موجود است بذات و صفات و نیست مثلِ اشیاء مخلوقہ از روئے ذات و صفات و معنی بُودنِ حق تعالیٰ شئے نہ مانندِ اشیاء است۔

ترجمہ۔ عقیدہ ۲۲۔ خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے نہ ہمارے دیکھنے کی مانند اور سُنتا ہے نہ ہمارے سننے کی مانند کیونکہ ہم دیکھتے ہیں شکلوں اور مختلف رنگوں کو۔ اور ہم سُنتے ہیں جڑے ہوئے کلموں والی آواز کو آلوں سے جو اعضائے مرکب یعنی آنکھ، کان مُنہ میں پیدا کئے گئے ہیں اور حق تعالیٰ دیکھتا ہے شکلوں اور رنگوں اور مختلف صُورتوں کو اپنی اصلی دائمی نظر سے اور سُنتا ہے آوازوں کو اور مُفرد اور مرکب کلموں کو اپنی سماعت سے کہ اس کی ازلی صفت ہے بغیر آلوں کے اور کائنات و مخلوقات میں بغیر کسی مشارکت کے اگرچہ دیکھی ہوئی اور سُنی ہوئی اشیاء حادث مخلوق ہیں سے ہیں۔ عقیدہ ۲۳۔ حق تعالیٰ کہتا ہے نہ ہمارے کلام کی مانند کیونکہ ہم کلام کرتے ہیں حلق اور زبان اور ہونٹ اور دانت اور حروف سے اور خدائے تعالیٰ کلام کرتا ہے بغیر وسیلہ آلوں کے اور حروف کے اپنی ذات اور صفات کے کمال سے۔ عقیدہ ۲۴۔ حروف مخلوق ہیں آلوں کی طرح اور خدائے تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے بلکہ قدیم ہے ذات کے ساتھ یعنی ذاتی صفت ہے کہ مع ذات قدیم ہے۔ عقیدہ ۲۵۔ خدائے برتر اور صاحبِ برکت شے ہے یعنی موجود ہے ذات و صفات کے ساتھ اور مخلوقہ چیزوں کے مانند نہیں ہے ذات و صفات کی رُو سے بلکہ معنی حق تعالےٰ کے شے ہونے کے اشیاء کی مانند نہیں ہیں۔

اثبات وجود ذات حق تعالیٰ بغیر جسم و بغیر عرض و جوہر است۔ چنانچہ اشیاء صاحبِ جسم اند و عرض اند و جوہر۔ و حق تعالیٰ از ہمہ منزّہ است وَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ در ذات و در جمیع صفات۔ عقیدہ ۲۶ نیست حد و نہایت حق تعالیٰ را و نیست ضد و منازع و ممانع در بدایت و نہ در نہایت و نیست شبیہ مر حق تعالیٰ را۔ عقیدہ ۲۷۔ حق تعالیٰ را ید است و وجہ است و نفس است چنانچہ لائق ذاتِ او است مِمَّا ذَکَرَ اللّٰہُ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ ذِکْرِ الْوَجْہِ کقولہ تعالیٰ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔ وَالْیَدِ کقولہ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ والنفس کقولہ تعالیٰ حکَایَتًا عَنْ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ وَلَہٗ صِفَاتٌ بِلَا کَیْف۔ ترجمہ از آنچہ ذکر کرد اللہ تعالیٰ در قرآن از ذکر وجہ یعنی رو مثل فرمودن او تعالیٰ ہر چیز فانی شوندہ است مگر روئے او۔ و از ذکرِ ید یعنی دست مثل فرمودن او تعالیٰ دستِ خدا بر دست ہائے شان است۔ و از ذکرِ نفس مثلِ فرمودنِ او تعالیٰ حکایتاً از حضرت عیسٰی علیہ السّلام میدانی آنچہ در نفسِ من است۔

ترجمہ۔ ذاتِ حق تعالیٰ کی وجود و ہستی کا اثبات بغیر جسم اور بغیر عرض اور جوہر کے ہے جیسا اشیاء صاحب جسم اور عرض اور جوہر میں اور حق تعالیٰ ان سب سے پاک ہے اس کا ذات میں اور تمام صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔ عقیدہ ۲۶ حق تعالیٰ کی حد اور انتہا نہیں ہے اور ضد اور منازع یعنی کوئی جھگڑنے والا اور ممانع یعنی کوئی منع کرنے والا اس کا نہیں نہ ابتدا میں نہ انتہا میں۔ اور نہ حق تعالیٰ کے لئے شبیہ و شکل ہے۔ عقیدہ ۲۷ حق تعالیٰ کے ید اور وجہ اور نفس مبارک ہے جیسا اس کی ذات کے لائق ہے۔ اس سبب سے کہ خدائے برتر نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وجہ یعنی منہ کی نسبت یہ ذکر چنانچہ اس کا قول ہے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ الخ یعنی ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر روئے مبارک اس کا۔ اور یَدٌ یعنی ہاتھ کی نسبت یہ ذکر جیسا اس کا قول ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ اور نفس کی نسبت یہ ذکر جیسا خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ عیسٰی علیہ السّلام کی بابت بطور حکایت ہے تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ الخ یعنی تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے۔

ونمیدانم آنچہ درنفسِ تست و برائے او تعالیٰ صفات بے چگون ہستند یعنی کیفیاتِ صفات غیر معلوم اند۔ عقیدہ[۲۸] نباید گفت در مقامِ تاویل چنانچہ بعض خلف کہ مخالفِ سلف اند میگویند کہ عبارت از ید قدرت است یا نعمتِ حق است زیرا کہ در تاویل ابطال صفتہ حق است وآں قول اہلِ قدر و اہلِ اعتزال است ولیکن ید حق صفتِ حق است بلا کیف کہ مانمی شناسیم کیفیتہِ ید او را کہ صفتہِ او است چنانچہ عاجزیم در معرفتہ کنہ بقیہ صفات او فضلاً عن معرفتہ ذاتہ عقیدہ[۲۹] غضبِ حق تعالیٰ و رضائے او دو صفتہ اند از صفات او لیکن بلا کیف عقیدہ[۳۰]۔ پیدا کرد حق تعالیٰ اشیاء را بغیر مادہ کہ سابق باشد بر مخلوقات چنانچہ اللہ تعالیٰ در قرآن مجید فرمودہ است خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ ترجمہ۔ پیدا کنندہ ہر چیز است۔

ترجمہ: اور جو تیرے جی میں ہے وہ میں نہیں جانتا اور خدائے تعالیٰ کی صفتیں بلا کیف ہیں یعنی بدون اس کہے کہ کیونکر اور کیسی ہیں اس لئے کہ کیفیاتِ صفات معلوم نہیں ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں کیونکہ محدود بے حد کو حد میں نہیں لا سکتا اور بغیر احاطہ کئے کیفیت و حقیقت نہیں جانی جا سکتی پس ازلی و ابدی صفات کی کیفیات ان کے قدیم و دائم ہونے کے سبب کوئی مخلوق حادث جو حد میں محدود ہے نہیں جان سکتا۔ ناچار اس کے بلا کیف ہونے پر ایمان و اعتقاد لائے گا۔ عقیدہ[۲۸]۔ مذکورہ بالا صفات و الفاظ کی تاویل کر کے یوں نہ کہنا چاہیئے جیسا پچھلے جو اگلوں کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ ید سے مراد قدرت ہے یا نعمتِ حق ہے اس لئے کہ تاویل کی صورت میں صفتِ حق کا باطل کرنا ہے حالانکہ مثل صفتِ قدرت یہ بھی ایک صفتِ حق ہے اور یہ قول تاویل قدریہ اور معتزلہ کا ہے اور نہ ہم اس کو مثل مخلوق کے ہاتھ کے جانتے ہیں ولیکن ید حق صفتِ حق ہے بلا کیف کہ ہم اس ید کی کیفیت کو جو خدا کی صفت ہے نہیں پہچانتے ہیں جیسا کہ اس کی باقی صفات کی کنہ اور حقیقت کی معرفت میں ہم عاجز ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اسی طرح ذات کی معرفت سے بھی ہم عاجز ہیں لہٰذا اس کو بلا کیف ایک صفتِ حق جانتے ہیں۔ عقیدہ[۲۹]۔ حق تعالیٰ کا غضب اور اس کی رضا یہ بھی اس کی صفات میں سے دو صفتیں ہیں لیکن بلا کیف۔ عقیدہ[۳۰]۔ حق تعالیٰ نے اشیاء کو پیدا کیا بغیر مادہ کے کہ مخلوقات پر پہلے سے ہو وے یعنی اشیاء کے پیدا کرنے سے پہلے کوئی مادہ نہ تھا جس سے مخلوق کو بنایا بلکہ بغیر مادہ کے اشیاء کو پیدا کیا جیسا خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ یعنی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

حالانکہ خلقت بعض اشیا از مواد منافی عقیدۂ سابق نیست زیرا کہ اصل مواد از مخلوق غیر موجود است۔ عقیدۂ ۳۱ بُود اللہ تعالیٰ عالم در ازل باشیاء قبل وجود اشیاء، در آں حال کہ مقدر کردہ است اشیاء را موافق ارادہ خود و حکم کردہ مطابق علم خود در اشیاء پس علم اللہ تعالیٰ قدیم است و بعض متعلقاتِ آں علم حادث است چنانچہ نص صریح دال اوست وَلَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؕ ترجمہ۔ پوشیدہ نگردد ازو برابر ذرّہ در آسمان ہا و نہ در زمین و نیست خورد تر ازاں و نہ بزرگ تر ازاں مگر آنکہ مکتوب است در کتابِ روشن یعنی لوحِ محفوظ خلاصہ از تفسیرِ حسینی۔ عقیدۂ ۳۲ نمی باشد در دُنیا و نہ در آخرت ہیچ موجودے حادث در جمیع احوال مگر بہ مشیّتِ او و علم او و قضاء او یعنی حکم اُو و قدرِ او یعنی بمقدارِ تقدیرِ او و کتابتِ او در لوحِ محفوظ کہ بوصف است بش اے بوصفِ موجودِ حادث ہر نہ بحکم یعنی نوشتہ است حق تعالیٰ در جمیع اشیاءٔ

ترجمہ۔ تو اِس کلیہ میں مادہ بھی داخل ہے اُور مادہ کا خالق بھی وہی ہے پس ابتدا ہر چیز کی بے مادہ ہے۔ حالانکہ پیدائش بعض چیزوں کی بعض مادوں سے پہلے عقیدہ کی نفی نہیں کرتی کیونکہ اصل مواد مخلوق کا غیر موجود ہے۔ عقیدۂ ۳۱۔ خدائے تعالیٰ جانتا تھا اشیاء کو ازل میں اشیاء کے وجُود سے پہلے اس حال میں کہ مقدّر کیا ہے اشیاء کو اپنے ارادہ کے موافق اُور حکم کیا مطابق اپنے علم کے اشیاء میں پس علم خدائے تعالیٰ کا قدیم ہے اُور اس علم کے بعض متعلقات حادث ہیں جیسا نصِّ صریح اس کی دال ہے کہ سورۂ سبا میں ہے ولا یعزب عنه مثقال ذرّةٍ الخ یعنی اُور اس سے چھپا نہیں رہتا ہے ذرّہ برابر آسمانوں میں اُور نہ زمین میں اُور نہیں ہے اس سے خورد تر اُور نہ اس سے بزرگ تر مگر یہ کہ لکھا ہوا ہے کتاب روشن میں یعنی لوحِ محفوظ میں یہ خلاصہ ہے تفسیرِ حسینی کا۔ عقیدۂ ۳۲ نہیں رہتا ہے یا ہوتا ہے دُنیا میں اُور نہ آخرت میں کوئی موجود حادث تمام احوال میں مگر اس کی مشیّت اُور اس کے علم اُور اس کی قضا سے یعنی اس کے حکم سے اُور اس کے قدر سے کہ موافق مقدار اس کے اندازہ کرنے کے ہے اُور اس کے لکھ دینے کے ہے لوحِ محفوظ میں جو موافق وصف موجُود حادث کے ہے نہ موافق حکم کے یعنی حق تعالیٰ نے ساری اشیاء کے حال میں یہ بات لکھ رکھی ہے کہ

بانیکہ خواہد شد چنیں وچنیں موافق قضاء نہ بر وجہ امر زیرا کہ اگر می کرد امر ہماں وقت بوجود می آمد و قضاء و قدر یعنی حکم اجمالی و تفصیلیٔ اوست ومشیت ارادہ حق تعالیٰ کہ متعلق باں است ش یعنی موجود حادث م صفتِ حق تعالیٰ است در ازل بلاکیف عقیدہ ۳۳ میداند حق تعالیٰ معدوم را در حالتِ عدم آں معدوم و می داند کہ آں معدوم وقت موجود شدن بکدام حال پیدا خواہد شد عقیدہ ۳۴۔ می داند اللہ تعالیٰ موجود را در حالتِ وجود او و می داند کہ بکدام نہج خواہد بود فناءِ او عقیدہ ۳۵ می داند حق تعالیٰ قائم را در حالتِ قیامِ او پس ہرگاہ می نشیند قائم می داند حق تعالیٰ اورا قاعد در حال نشستن او از غیر تغیّر شدن علم او در ازل یعنی علم حق تعالیٰ از نشستن و برخاستن و حیات و ممات و صلوٰۃ و صوم و سائر مقامِ موجود تغیّر نمی یابد بایں نہج کہ در ازل نبودہ باشد حالا حادث شدہ باشد بایں قسم ش یعنی بایں قسم اختلاف احوال مذکورہ ھر ولیکن تغیّر و اختلافِ احوال از قیام و قعود

ترجمہ۔ کہ اِس طرح اُور اِس طرح قضا کے موافق ہوگا نہ امر کی وجہ پر کیونکہ امر کرتا تو اسی وقت وجود میں آجاتا اُور قضا و قدر اس کے حکم ہیں اجمالی اُور تفصیلی اُور مشیت کہ حق تعالیٰ کا ارادہ جو موجود حادث کو متعلق ہے یہ صفت حق تعالیٰ کی ہے ازلی بلاکیف۔ عقیدہ ۳۳ حق تعالیٰ جانتا ہے معدوم کو اس معدوم کے نہ ہونے کی حالت میں اُور جانتا ہے کہ وُہ معدوم موجود ہونے کے وقت کس حال میں پیدا ہوگا۔ عقیدہ ۳۴۔ خدائے تعالیٰ جانتا ہے موجود کو اس کے ہونے کی حالت میں اُور جانتا ہے کہ کس طرح سے فنا ہوگا۔ عقیدہ ۳۵۔ حق تعالیٰ جانتا ہے قائم کو اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں۔ پھر جب بیٹھتا ہے وُہ قائم تو حق تعالےٰ اس کو قاعد جانتا ہے اس کے بیٹھنے کی حالت میں بغیر تغیّر ہونے اس کے علم کے ازل میں یعنی علمِ ازلی حق تعالیٰ کا موجود کے بیٹھنے اُور اُٹھنے اُور زندہ ہونے اُور مرنے اُور نماز اُور روزہ سے اُور اس کی ساری جگہ سے تغیّر نہیں پاتا ہے اِس طرح کہ ازل میں تو نہ ہوا ہووے اب احوال مذکورہ بالا کے اِس قسم کے اِختلاف کے سبب حادث ہؤا ہووے۔ اُور لیکن تغیّر اُور اِختلاف احوال کا بسبب قیام اُور قعود۔

وامثال آں از افعال پیدا می شود در مخلوقین۔ عقیدہ ۳۶۔ پیدا کرد حق تعالےٰ خلق را سادہ از آثار کفر و انوارِ ایمان بانکہ گردانید ایشاں را قابل اینکہ ازینہا عصیاں و احسان ش عبادت بحضورِ دل ہر واقع شود بعد ازاں خطاب کرد حق تعالیٰ ایشاں را در وقتِ تکلیف ش ایں وقت در شرع بلوغ است کہ تقدیر کردند ش علماء بہ پانزدہ ۱۵ سال ہر بعبادت وامر کرد ایشاں را بایماں وطاعۃ ومنع کرد ایشاں را از کفر و معصیت پس ہر کہ کفر کرد بہ فعلِ خود و اختیارِ خود و انکارِ خود و اصرارِ خود بر جہل و استکبارِ خود بخذلانِ اللہ تعالیٰ یعنی بترکِ نصرتِ اللہ تعالیٰ اُورا و ہر کہ ایمان آورد بفعلِ خود وانقیادِ خود و اقرار بر زبانِ خود و تصدیق بجنان ش بفتح جیم یعنی دل م خود موافق امر اللہ تعالیٰ از توفیقِ اللہ تعالیٰ آنرا و یاری اللہ تعالیٰ اورا بمقتضائے فضلِ خود کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ (ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر آئینہ صاحبِ فضل است بر آدمیان۔

ترجمہ۔ اُور اس جیسے افعال کے مخلوقات میں پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ ۳۶۔ پیدا کیا حق تعالےٰ نے خلق کو سادہ آثار کفر اُور انوارِ ایمان سے یعنی بے رنگ کفر و ایمان اِس طرح کہ ان کو قابل اس کے بنا دیا کہ ان سے عصیان اُور احسان واقع ہووے یعنی نافرمانی اُور عبادت جو حضورِ دل سے ہو۔ بعد اس کے خطاب کیا حق تعالےٰ نے ان کو تکلیف کے وقت میں عبادت کے ساتھ اُور وقتِ تکلیف کا شرع میں بلوغ ہے جس کا اندازہ علماء نے پندرہ ۱۵ برس کیا ہے۔ اُور حکم کیا ان کو ایمان اُور طاعت کا اُور منع کیا ان کو کفر و معصیت سے۔ پھر جس نے کفر کیا کفر کیا اپنے فعل سے اُور اپنے اختیار سے اُور اپنے انکار اُور اپنے اصرار سے اُور اپنے جہل و استکبار پر یعنی نادانی اُور غرور پر خدائے تعالیٰ کے خذلان سے یعنی اس کے لئے خدائے تعالیٰ کی نصرت و مدد کے ترک یعنی چھوٹ جانے سے اُور جو کوئی ایمان لایا ایمان لایا اپنے فعل سے اُور اپنے تابعدار اُور مُتقید ہونے سے اُور اپنی زبان پر اقرار کرنے اُور اپنے دل سے تصدیق کرنے یعنی سچ ماننے سے موافق حکم خدائے تعالیٰ کے خدائے تعالیٰ کی توفیق اُور اس کی مدد سے اس کے لئے اپنے فضل کے موافق جیسا فرمایا خدائے تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ یعنی یقینی خدائے تعالیٰ البتہ صاحب فضل ہے لوگوں پر ؎

عقیدہ ۳۷ بیرون آورد ذرّیت حضرت آدم علیہ السّلام را تا روزِ قیامت ش یعنی ہر قدر کہ تا روزِ قیامت پیدا شدنی است ہر طبقہ بعد طبقہ از صلب حضرت آدمؑ اولاً بعد ازاں از اختلافِ اصلابِ فرزندان و ترائب بناتِ آدمؑ کہ بعض آں سپید بودند و بعض آں سیاہ و انتشار ساخت بسوئے یمین و یسار آدمؑ بعد ازاں خطاب کرد ذریاتِ آدمؑ را بقول اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ یعنی آیا نیستم پروردگارِ شما و امر کرد ایشاں را بایمان و احسان و منع کرد ایشاں را از کفر و عصیان پس اقرار کردند حق تعالیٰ جلّ شانہٗ را بربوبیت و ذات ہائے خود را بعبودیت از قولِ بَلٰی از رُوئے ایمانِ حقیقی یا حکمی فَهُمْ يُوْلَدُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْفِطْرَةِ (ترجمہ) پس آنہا پیدا کردہ میشوند بریں آفرینش۔ عقیدہ ۳۸۔ شخصے کہ کفر آورد بعد ایمانِ میثاقے تبدیل کرد و تغیّر ساخت ایمانِ فطری را بکفر و کسی کہ ایمان آورد و تصدیق کرد در اظہارِ ایماں بایں روش کہ ایمانِ لسانی را مطابق تصدیقِ جنانی ساخت ثابت ماند بردینِ خود کہ اصل فطرت بود و مستمر شد براقرارِ خود کہ بقولِ لفظِ بَلٰی بود۔

ترجمہ۔ عقیدہ ۳۷۔ باہر لایا خدائے تعالیٰ اولادِ حضرت آدم علیہ السّلام کو دِن قیامت تک یعنی جس قدر کہ دن قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں طبقہ کے بعد طبقہ اوّل حضرت آدم علیہ السّلام کی پشت سے بعد اس کے ان کے فرزندوں کی پشتوں اور بیٹیوں کے سینوں سے کہ بعض ان کے سپید تھے اور بعض ان کے سیاہ اور آدم علیہ السّلام کے دہنے اور بائیں ان کو پھیلا کر اس کے بعد ذریتِ آدم علیہ السّلام سے خطاب کیا اِس قول سے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ یعنی کیا میں نہیں ہوں تمہارا پروردگار اِس کو روزِ میثاق کہتے ہیں اور حکم کیا ان کو ایمان اور احسان کا اور اُن کو کفر و عصیان سے منع کیا پس سب نے حق تعالیٰ جل شانہٗ کے ربّ ہونے پر اقرار کیا ایمان میثاق کا اور اپنی ذاتوں کے لئے عبودیت یعنی بندہ ہونے پر قول بَلٰی یعنی ہاں سے۔ یہ اقرار ایمان میثاقی ایمانِ حقیقی کی راہ سے تھا یا حکمی کی فَهُمْ يُوْلَدُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْفِطْرَةِ یعنی پس وُہ پیدا کیے جاتے ہیں اسی پیدائش پر۔ عقیدہ ۳۸۔ جس شخص نے بعدِ ایمانِ میثاقی کے کفر اختیار کیا تو اس نے ایمان فِطری کو کفر سے بدل دیا اور تغیّر کر دیا اور جو کوئی کہ ایمان لایا اور اس نے تصدیق کی ایمان کے ظاہر کرنے میں اس طریقہ سے کہ زبانی ایمان کو دِل کی تصدیق کے مطابق کر لیا وُہ اپنے دین پر جو اصل فطرۃ کا تھا ثابت رہا اور اس اپنے اقرار پر جو لفظ بَلٰی کے قول سے تھا جاری رہا۔

عقیدہ ۳۹۔ جبر نہ کردہ است ہیچ کس را از خلق خود بر کفر و نہ بر ایمان و پیدا نہ کردہ است اللہ تعالیٰ ایشاں را مومن و نہ کافر بلکہ پیدا کردہ است ایشاں را اشخاص۔ عقیدہ ۴۰۔ ایمان و کُفر فعلِ عبد است یعنی باعتبارِ اختیارِ ایشاں نہ بر وجہِ اضطرار۔ عقیدہ ۴۱۔ می داند اللہ تعالیٰ شخصی را کہ کفر می کند۔ کافر در حالتِ کُفر و ہر گاہ ایمان می آرد بعد از ارتکاب کُفر می داند اللہ تعالیٰ اورا مومن درحالِ ایمان او از غیر تغیر علمِ او تعالیٰ و صفۃِ او تعالیٰ ش یعنی غضب و رضا چنیں است در شرح فقہ اکبر ملّا علی م یعنی از کفر بندہ و ایمانِ بندہ علمِ حق تعالیٰ متغیر نمی شود و نہ صفۃِ او تعالیٰ ش یعنی غضب و رضا۔ عقیدہ ۴۲۔ جمیع افعالِ عباد از کفر و ایمان وطاعۃ وعصیان کسبِ ایشاں است بر سبیلِ حقیقۃ و نیست بطریقِ مجاز و نہ بر سبیلِ اکراہ و غلبہ بلکہ اختیارِ ایشاں است در فعلِ ایشاں باعتبارِ اختلاف و میلان ذات ہائے ایشاں لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ ترجمہ۔ برائے آں باشد آنچہ کسب کرد از نیکوئی ہائے و بر وے باشد آنچہ کسب کرد۔

ترجمہ عقیدہ ۳۹۔ خُدائے تعالیٰ نے جبر نہیں کیا ہے کسی کے لیئے اپنے مخلوق سے کفر پر اور نہ ایمان پر، اور نہ ان کو مومن پیدا کیا ہے اور نہ کافر بلکہ پیدا کیا ہے ان کو اشخاص۔ عقیدہ ۴۰ ایمان و کفر بندہ کا فعل ہے یعنی باعتبار ان کے اختیار کے نہ اِضطرار کی وجہ پر عقیدہ ۴۱۔ خدائے تعالیٰ اس شخص کو جو کُفر کرتا ہے کافر جانتا ہے کُفر کی حالت میں اور جب کفر اختیار کرنے کے بعد ایمان لاتا ہے۔ تو خدائے تعالیٰ اس کو مومن جانتا ہے اس کے ایمان کے حال میں بغیر متغیر ہونے خدائے تعالیٰ کے عِلم کے اور خدائے تعالیٰ کی صفت کے یعنی صفتِ غضب و رضا کے شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں اِسی طرح ہے یعنی بندہ کے کفر و ایمان سے حق تعالیٰ کا علم متغیر نہیں ہوتا ہے اور نہ اس کی صفتِ غضب و رضا عقیدہ ۴۲ بندوں کے تمام افعال خواہ کفر و ایمان کے ہوں خواہ طاعت اور عصیان یعنی بندگی اور نافرمانی کے حقیقت کی راہ سے یہ انہیں کا کسب ہے اور مجاز کے طریق پر نہیں ہے اور نہ زبردستی اور غلبہ کی راہ سے ہے بلکہ ان کے فعل میں ان کا اختیار ہے ان کے اِختلاف کے اِعتبار سے اور ان کی ذاتوں کے اس طرف میلان کرنے سے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھ نیکیاں انہوں نے کسب کیں وہ انہیں کے لیے ہوں گی اور جو کچھ کوشش کرکے اُنہوں نے

بجہدانہ بدیہا۔ عقیدہ[۴۳] اللہ تعالیٰ خالقِ افعالِ عباد است موافقِ ارادہ خود کما قال اللہ تعالیٰ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ و فعلِ عباد نیز داخل در تحتِ شی است عقیدہ[۴۴] تمام افعالِ عباد از خیر و شر کسب ایشاں بارادہ و علمِ حق تعالیٰ و قضائے حق تعالیٰ است عقیدہ[۴۵] طاعۃ بتماہا ش از فرض و واجب و مندوب مر قلیل و کثیر ثابت است از امر اللہ تعالیٰ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔ ترجمہ فرمان برید اللہ تعالیٰ و فرمان برید رسول را صلعم و سبب محبتِ حق تعالیٰ است اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست می دارد پرہیزگاراں را و رضائے حق تعالیٰ است لقولہ تعالیٰ فی حق المؤمنین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ خوشنود شد اللہ تعالیٰ از ایشاں اے سبب رضائے حق تعالیٰ است ۱۲ و علم و مشیت و قضا و تقدیر حق تعالیٰ است و معصیت بتماہا ش از کفر و شرک و کبیرہ و صغیرہ مر از علمِ حق تعالیٰ و قضائے حق تعالیٰ و تقدیر حق تعالیٰ است و مشیتِ حق تعالیٰ و نیستند سببِ محبتِ حق تعالیٰ چنانچہ آیت قرآن مجید مشعر است اِنَّ اللّٰهَ لَا

ترجمہ۔ بُرائیاں کمائیں ان کا بوجھ انہیں پر رہے گا۔ عقیدہ[۴۳] بندوں کے فعلوں کو خدائے تعالیٰ پیدا کرتا ہے اپنے ارادہ کے موافق جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ یعنی ہر چیز کا خالق ہے اور تحت شے میں بندوں کے فعل بھی داخل ہیں تو ان کا خالق بھی وہی ہے۔ پس اسی نے پیدا کیے اور وہی پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ[۴۴] بندوں کے تمام فعل نیکی اور بدی کے اُنہیں کے کمائے ہوئے ہیں حق تعالیٰ کے ارادہ اور علم سے اور حق تعالیٰ کی قضا سے عقیدہ[۴۵] فرماں برداری تمام قسم کی فرض اور واجب اور نفل و مستحب تھوڑی اور بہت ثابت ہے خدائے تعالیٰ کے حکم سے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی تابعداری کرو خدائے تعالیٰ کی اور تابعداری کرو رسول صلعم کی اور یہ تابعداری سبب ہے خدائے تعالیٰ کے لیے محبت کی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یقینی خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو اور یہی سبب ہے خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کی بسبب فرمانے خدائے تعالیٰ کے مومنین کے حق میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنی خوشنود ہو گیا خدائے تعالیٰ اُن سے۔ اور یہ خدائے تعالیٰ کے علم اور مشیت اور قضا اور تقدیر سے ہے اور نافرمانی بھی ہر قسم کی یعنی کفر اور شرک اور کبیرہ اور صغیرہ خدائے تعالیٰ کے علم اور قضا اور تقدیر اور مشیت سے ہے لیکن بسبب محبت خدائے تعالیٰ کی نہیں ہے جیسا آیت قرآن مجید کی آگاہ کر رہی ہے۔

یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ ○ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست نمی دارد کافران را ۔ و نیستند معاصی برضاء
حق تعالیٰ لقولہ تعالیٰ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ سورہ زمر رکوع ا و نہ بہ امر او تعالیٰ چنانچہ
در کلام مجید واقع است اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۔ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ حکم نمی فرماید بہ
بے حیائی عقیدہ [۴۶] جمیع انبیاء علیہم السلام پاک اند از صغائر و کبائر و قبائح مانندِ قتل و زنی و
لواطت و سرقہ و قذف محصنہ و سحر و فرار از جہاد و ظلم بر عباد و قصد فساد در بلادش عمداً و سہواً از
کبائر نہ سہواً از صغائر بعد تشرف بہ نبوت نہ قبل و معصوم اند از کفر قبل از نبوت و این ہمہ بالاجماع
است خلاصہ از شرح فقہ اکبر ملا علی ق عقیدہ [۴۷] ۔ تحقیق بود از بعض انبیاء علیہم السلام قبل از ظہورِ
نبوت یا بعد مناقب رسالت زلات و خطیئات ۔ عقیدہ [۴۸] مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابنِ عبد اللہ [۱] ابنِ عبد المطلب [۲] ابنِ ہاشم [۳] ۔

ترجمہ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ یعنی یقینی خدائے تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے اور معصیتیں
خدائے تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سے نہیں ہیں بسبب فرمانے خدائے تعالیٰ کے سورہ زمر میں اوّل رکوع
میں وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ یعنی خدائے تعالےٰ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے اور نہ
یہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہیں جیسا کلام مجید میں واقع ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ یقینی خدائے تعالیٰ
بے حیائی کے لئے حکم نہیں دیتا ہے عقیدہ [۴۶] ۔ تمام انبیاء علیہم السلام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں اور
برائیوں سے پاک ہیں جیسے قتل [۱] اور زنا [۲] اور لواطت [۳] اور چوری [۴] اور پارسا عورتوں پر بہتان باندھنے [۵] اور
جادو [۶] اور جہاد سے بھاگنے [۷] اور بندوں پر ظلم کرنے [۸] اور شہروں میں فساد پھیلانے [۹] سے ان میں کبیرہ گناہوں سے
جان کر اور بھول کر دونوں طرح گناہ کرنے سے انبیاء پاک ہیں اور صغیرہ سے جان کر پاک ہیں نہ بھول کر
نبوت سے بزرگی حاصل کرنے کے بعد یعنی نبی ہونے کے بعد نہ اس سے پہلے اور معصوم ہیں انبیاء کفر سے
نبی ہونے کے پہلے بھی اور یہ سب مسائل بالاجماع ثابت ہیں اور یہی خلاصہ ہے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری
کا عقیدہ [۴۷] ۔ بے شک ہوتے ہیں بعض انبیاء علیہم السلام سے زلات یعنی لغزشیں اور خطیئات یعنی خطائیں
نبوۃ ظاہر ہونے سے پہلے یا مناقب رسالہ کے بعد یعنی رسالت کے اوصافِ حمیدہ کے بعد ۔ عقیدہ [۴۸]
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ عبد اللہ [۱] ابن عبد المطلب [۲] ابنِ ہاشم [۳] ۔

بن مناف[4] بن قصیّ[5] بن کلاب[6] بن مُرّہ[7] بن کعب[8] بن لوئیّ[9] بن غالب[10] بن فہر[11] بن مالک[12] بن نضر[13] بن کنانہ[14] بن خزیمہ[15] بن مُدرکہ[16] بن الیاس[17] بن مضر[18] بن نزار[19] بن معدّ[20] بن عدنان[21] مش دریں قدر بہ نسب آں حضرت صلعم اختلاف نیست و روایت کردہ شد از آنحضرت صلعم کہ منسوب فرمود نفسِ مُبارک خود را تا نزار بن معد بن عدنان از شرح فقہ اکبر ملّا علی ہم خاتم الانبیاء است وحبیب اللہ تعالیٰ و بندۂ خاص حضرت جلّ و علیٰ و رسُول اللہ تعالیٰ و تبارک و عبادت نہ کردہ است صنم را و شریک نہ کردہ است باللہ تعالیٰ کسے را گاہے نہ قبل از نبوت نہ بعد از نبوّت و نہ مرتکب شدہ است صغیرہ و کبیرہ را مش نہ قبل از نبوّت نہ بعدم۔ عقیدہ[49] افضل النّاس بعد وجُود مبارک حضرت رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم حضرت ابُوبکر صدّیق بن قحافہ است رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت عثمان ابن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ابن ابی طالب

ترجمہ۔ ابن مناف[4] ابن قصیّ[5] ابنِ کلاب[6] ابن مُرّہ[7] ابن کعب[8] ابن لوئیّ[9] ابن غالب[10] ابن فہر[11] ابنِ مالک[12] ابن نضر[13] ابنِ کنانہ[14] ابنِ خزیمہ[15] ابن مدرکہ[16] ابنِ الیاس[17] ابنِ مُضر[18] ابن نزار[19] ابنِ معدّ[20] ابنِ عدنان[21] جن کا نسب شریف یہ ہے خاتم انبیاء ہیں یعنی ختم کرنے والے نبیوں کے کہ نبوت آپ پر ختم ہے کوئی نبی بعد آپ کے نہیں ہو سکتا۔ اور آپ حبیبِ خُدا تعالیٰ ہیں اور حضرت جلّ و علیٰ کے بندۂ خاص ہیں اور خدائے تعالےٰ و تبارک کے رسُول ہیں۔ بُت کو آپ نے کبھی نہیں پُوجا اور نہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا کبھی نہ پہلے نبوّت کے نہ بعد نبوّت کے اور نہ صغیرہ و کبیرہ کبھی گناہ کیا نبوّت سے پہلے اور بعد اس قدر نسب شریف مذکورہ بالا میں کہ معہ آں حضرت صلعم کے بائیس پُشتیں ہوتی ہیں اختلاف نہیں ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے کہ آپ نے منسُوب فرمایا اپنے نفس مبارک کو نزار ابن معد ابن عدنان تک کہ شرح فقہ اکبر ملّا علی میں ہے عقیدہ[49] آدمیوں میں سب سے بزرگ بعد وجود مبارک حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے حضرت ابوبکر صدّیق بن قحافہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ان کے حضرت عمر ابنِ خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ان کے حضرت عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعد ان کے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ ابنِ ابی طالب ہیں۔

عقیدہ ۵۰ بعد خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم باقی دوام بر تبعیت حق اند چنانچہ بودند در زمان ماضی یعنی حضور جناب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بے تغیر حال ایشاں و نقصان در کمال ایشاں مش نقصان عطف است بر تغیر یعنی بے نقصان ہر پس بوقوع مشاجرات و غیرہا تغیرے بحال و نقصانے در کمال واقع نشد عقیدہ ۵۱ دوست میداریم ما اصحاب رضی اللہ عنہم را ش آل نیز شامل اصحاب است ہم وزشت نمی گوئیم کسے را از ایشاں بخلاف روافض و خوارج لقولہ تعالیٰ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ ترجمہ پیشی کنندگان پیشیاں کہ از ہجرت کنندگان اند از مکہ بمدینہ و از مددگاران کہ اہل مکہ را مدد کردند و آناں کہ متابعت کردند سابقان را در ایمان و طاعۃ مراد اند سائر صحابہ خوشنود شد خدائے تعالیٰ از ایشاں بقبول طاعۃ ایشاں و خوشنود شدند ایشاں از خدائے تعالیٰ بانچہ یافتند از نعیم دینیہ دنیویہ خلاصہ از تفسیر حسینی

ترجمہ عقیدہ ۵۰ بعد چاروں خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باقی اصحاب حضور صلعم کے ہمیشہ حق کی پیروی پر ہیں۔ جیسا گذشتہ زمانہ یعنی حضور جناب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں تھے بغیر تغیر ہونے ان کی حال کے اور بدون نقصان ان کے کمال میں پس مشاجرات وغیرہ معرکوں کے واقع ہونے کے سبب کچھ تغیر ان کے حال میں اور کچھ نقصان ان کے کمال میں نہیں واقع ہوا عقیدہ ۵۱ ہم اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دوست رکھتے ہیں اور آل بھی شامل اصحاب میں ہیں۔ اور ہم ان میں سے کسی کو برا نہیں کہتے ہیں بخلاف رافضیوں اور خارجیوں کے کہ اول اصحاب کی جناب میں اور دوم آل کے حضور میں گستاخ و بے ادب ہیں اور صحابہ رض سے ہماری دوستی اس فرمان خدائے تعالیٰ کے سبب ہے۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اگلوں میں آگے رہنے والے مہاجرین جو مکے سے ہجرت کرنے والے ہیں مدینہ کو اور انصار یعنی مدد کرنے والے جنہوں نے اہل مکہ کی جو مہاجر ہو کر آئے تھے مدد کی۔ اور جنہوں نے ان آگے رہنے والوں کی متابعت اور پیروی کی ایمان اور طاعت میں کہ مراد تمام صحابہ ہیں راضی ہو گیا خدائے تعالیٰ ان سے ان کی طاعت کو قبول فرما کر اور راضی ہو گئے وہ خدائے تعالیٰ سے اس چیز پر جو دینی اور دنیوی نعمتیں انہوں نے پائیں۔ یہ خلاصہ ہے تفسیر حسینی کا۔

وَلقولہ عَلَیْہِ السَّلَام لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ترجمہ۔ برائے فرمودن علیہ السّلام زشت نہ گوئید اصحاب مرا۔ عقیدہ ۵۲ یاد می کنیم ہر یکے را از اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بخیر اگرچہ صادر شد از بعض ایشاں آنچہ در صورتِ شر است بنا بر حسنِ ظن با ایشاں لقولہ علیہ السّلام خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ترجمہ۔ بہترین ہر قرنے کہ گذشت و گذرد قرنِ من است۔ وَلقولہ علیہ السّلام اذا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاسْکُتُوْا ترجمہ۔ و برائے فرمودن پیغمبر علیہ السّلام ہر گاہ ذکر کردہ شوند اصحاب من پس خاموش باشید ش۔ ازیں حدیث شریف اشارت است کہ در معاملاتِ صحابہ از ہمچو مشاجرات وغیرہا حذر کنید و نیز از نکوہش و افراط و تفریط بخود رائی م۔ عقیدہ ۵۳ تکفیر نمی کنیم ہیچ مسلمانے را از ذنوب اگرچہ مرتکب کبیرہ باشد مادام کہ معتقدِ حلت معصیتی کہ حرمتِ آں بدلیل قطعی ثابت شدہ باشد نیست چناں کہ خوارج می کنند ش۔ ایٔ تکفیر میکنند مرتکب کبیرہ را از شرح فقہ اکبر ملّا علی م۔ عقیدہ ۵۴۔ زائل نمی شود از مسلم بسبب ارتکاب کبیرہ اسم ایمان۔

ترجمہ۔ اور ان کی دوستی بسبب فرمانے اس ارشاد حضور علیہ السّلام کے ہے لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ یعنی میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو۔ عقیدہ ۵۲ ہم اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو خیر سے یاد کرتے ہیں ان سے حسنِ ظن کے سبب اگرچہ بعض سے ان کے وُہ چیز جو شر کی صورت میں ہے صادر ہوگئی بسبب فرمانے حضور علیہ السّلام کے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ یعنی ہر قرن و زمانہ کہ گذرا اور گذرتا ہے اس میں سب سے اچھا میرا زمانہ ہے اور بسبب فرمانے حضور علیہ السّلام کے اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاسْکُتُوْا یعنی جب میرے اصحاب ذکر کیے جاویں تو چُپ رہو۔ اس حدیث شریف سے اشارت ہے کہ صحابہ کے معاملات میں مانند مشاجرات وغیرہ معرکوں کے جو ان میں وقوع میں آئے پرہیز کرو اور ملامت اور خود رائی سے افراط و تفریط یعنی زیادتی اور کمی کرنے سے بھی ان کی نسبت میں بچو۔ عقیدہ ۵۳۔ کسی مسلمان کی گناہوں کے سبب ہم تکفیر نہیں کرتے اگرچہ گناہ کبیرہ اس سے ہوا ہو جب تک اس گناہ کے حلال ہونے کا جس کا حرام ہونا دلیلِ قطعی سے ثابت ہو چکا ہے معتقد نہیں ہے جیسا خوارج گناہِ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں اسی طرح شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں ہے۔ عقیدہ ۵۴۔ مسلمان سے گناہ کبیرہ ہو جانے کے سبب اسم ایمان یعنی وصفِ ایمان زائل نہیں ہوتا ہے۔

ش اَے وصفِ ایمان ازشرح فقہ اکبر ملّا علی م چنانچہ معتزلہ گویندش کہ مرتکبِ کبیرہ بیرون شود از ایمان و نہ درآید در کفر پس ثابت می کنند مرتبہ میانِ کفر و ایمان باآنکہ اتفاق دارند بریں کہ صاحبِ کبیرہ ہمیشہ در دوزخ ماند ازشرح فقہ اکبر ملّا علی م بلکہ نام می داریم مرتکبِ کبیرہ را مومن از روئے حقیقتہ نہ از روئے مجاز۔ عقیدہ ۵۵۔ نمی گوئیم کہ ضرر نمی کند مومن را گناہ بعد حاصل شدن ایمان و مومن گنہگار داخل نخواہد شد در دوزخ ش چنانکہ مرجیہ و ملاحدہ و اباحتیہ گفتہ اند ازشرح فقہ اکبر ملّا علی م عقیدہ ۵۶۔ مسح بر خفین ثابت است از سُنّت برائے مقیم یک روز و یک شب و برائے مسافر سہ شبانروز۔ عقیدہ ۵۷۔ تراویح در شب ہائے ماہِ رمضان سُنّت است عقیدہ ۵۸۔ نماز عقب صالح و طالح از مومن جائز است۔ عقیدہ ۵۹۔ مومن گنہگار ہمیشہ در دوزخ نخواہد ماند اگرچہ فاسق باشد در آں حال کہ مُردہ باشد بحُسنِ خاتمہ۔ عقیدہ ۶۰ ما قائل نیستیم بآنکہ بتحقیق حسناتِ ما مقبول اند و سیّئاتِ ما مغفور مانند قول مرجیہ۔

ترجمہ۔ جیسا معتزلہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنے والا ایمان سے باہر ہو جاتا ہے اور نہ کفر میں داخل ہوتا ہے پس وُہ درمیان ایمان اور کفر کے ایک مرتبہ ثابت کرتے ہیں باوجود اس کے ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ میں رہتا ہے چنانچہ شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں اسی طرح ہے بلکہ گناہِ کبیرہ کرنے والے کا نام ہم مومن رکھتے ہیں حقیقت کی راہ سے نہ مجاز کی رُو سے۔ عقیدہ ۵۵۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ مومن کو بعد ایمان حاصل ہونے کے گناہ ضرر نہیں کرتا ہے اور مومن گنہگار دوزخ میں داخل نہ ہو گا جیسا کہ فرقہ مرجیہ اور ملاحدہ اور اباحتیہ نے کہا ہے۔ اسی طرح شرح فقہ اکبر مُلّا علی قاری میں ہے۔ عقیدہ ۵۶۔ مسح موزوں پر سُنّت سے ثابت ہے مقیم کے لئے ایک دن اور رات اور مسافر کے لئے تین رات دن۔ عقیدہ ۵۷۔ تراویح ماہِ رمضان کی راتوں میں سُنّت ہے۔ عقیدہ ۵۸۔ مومن نیک بخت اور گنہگار دونوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ عقیدہ ۵۹۔ مومن گنہگار ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اگرچہ فاسق ہووے مگر اس وقت کہ اچھے خاتمہ کے ساتھ مرا ہووے عقیدہ ۶۰۔ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ ہماری نیکیاں یقینی مقبول ہیں اور بُرائیاں بخش دی گئی ہیں مانند قولِ مرجیہ کے۔

لیکن می گوئیم کسیکہ عمل خواہد کرد حسنہ بشرائط مصححہ آں حسنہ دراں حال کہ خالی باشد از عیوب مفسدۂ ظاہری و معانی مبطلۂ باطنی چوں کفر و عجب و ریا تا آنکہ خارج شود از دُنیا ضائع نخواہد شد ش اے ایں عمل حسنہ ہم اللہ تعالیٰ در قرآن مجید می فرماید اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ ضائع نمی کند اجر عابدانِ حاضر دل. بلکہ قبول خواہد کرد از عباد آں عمل را حق تعالیٰ بہ فضل و کرمِ خود و ثواب براں خواہد داد عباد را بمقتضائے وعدۂ خود عقیدہ[61] کسیکہ کرد سیئات را سوائے شرک و کفر و توبہ نہ کرد تا آنکہ مُرد مومن غیر تائب پس او متعلق بارادہ حق سبحانہ و تعالیٰ است اگر خواہد عذاب کند بعدل خود بمقدارِ استحقاق عقاب آں یعنی خلود در نار نباشد و اگر خواہد عفو کند بفضل و کرمِ خود عقیدہ[62] ریا ہر گاہ کہ واقع شود در عملے از اعمال پس باطل خواہد شد اجر آں عمل بلکہ ثابت نخواہد شد ش اے آں عمل ہم و ہمچنیں عُجب ضائع کنندۂ عمل است ش از اقتصار بر ریا و عُجب از آثام سائر

ترجمہ۔ لیکن ہم کہتے ہیں جو کوئی نیک عمل کرے گا اس نیکی کی صحیح شرطوں کے ساتھ اِس طرح سے کہ وُہ نیک عمل ان عیبوں سے جو ظاہر عمل میں فساد پیدا کرتے ہیں اور ان باتوں سے جو باطن میں عمل کو باطل کرنے والی ہیں خالی ہووے جیسے کفر اور عُجب یعنی خود پسندی اور ریا یعنی لوگوں کے دِکھلانے کو وُہ عمل ہو یہاں تک کہ وُہ عامل دُنیا سے خارج ہووے۔ یہ عمل نیک اس کا ضائع نہ ہو گا۔ خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ بے شک خُدائے تعالیٰ حاضر دل عابدوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ہے بلکہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندوں سے ایسے عمل کو قبول فرمائے گا اور اس پر بندوں کو اپنے وعدہ کے مطابق ثواب دے گا۔ عقیدہ[61] جس شخص نے سوائے شرک اور کفر کے اور بُرے کام کیے اور توبہ نہ کی یہاں تک کہ مومن مرا بے توبہ کیے ہُوئے پس وُہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ارادہ سے متعلق ہے اگر چاہے عذاب کرے اپنے عدل سے اس کی سزا کے استحقاق کے اندازہ پر مطلب یہ ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ اور اگر چاہے اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے عقیدہ[62] جب کسی عمل میں اعمال سے ریا واقع ہو جائے گی تو اس عمل کا اجر باطل ہو جائے گا بلکہ وُہ عمل ثابت نہ رہے گا۔ اور اسی طرح عُجب عمل ضائع کر دیتا ہے۔ ریا اور عُجب پر اقتصار کرنے سے تمام گناہوں کی نسبت آگہی اور اشعار ہے۔

بانکہ دیگر سیّئات ابطالِ حسنات نمی کنند از شرح فقہ اکبر ملّا علی ہر عقیدہ[۶۳] معجزات از انبیاء علیہم السلام وکرامات از اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت گردیدہ است از کتاب و سُنت۔ عقیدہ[۶۴] خرق مش دریدن یعنی خلافِ عادت ہم عادت کہ ظاہر شود از اعدائے حق تعالیٰ مثل ابلیس در طیِّ ارض و فرعون در روانیِ نیل و دجّال در کشتن و زندہ کردن و چنیں روایت کردہ شدہ است در اخبار کہ بُودند بعضی خوارق از ایشاں پس نام نمی نہیم آں خوارق را معجزات زیرا کہ معجزات مختص بانبیاء علیہم السلام اند و نہ بکرامات زیرا کہ کرامات مختص باصفیا اند لیکن نام میدادیم آں خوارق را از قضاء حاجات مراعدا را از رُوئے استدراج مَكْرٌ بِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَعُقُوبَةٌ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ ترجمہ۔ فریب است بآنہا در دُنیا و عذاب است برائے آنہا در آخرت۔ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ؁ ترجمہ۔ زود باشد کہ بگیریم ایشاں را پایہ پایہ یعنی اندک اندک بھلاکت نزدیک گردانیم از اں جا کہ ندانند۔

ترجمہ۔ اِس بات کا کہ دُوسرے گناہ نیکیوں کو باطل نہیں کرتے جیسا شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں ہے عقیدہ[۶۳] معجزے انبیاء علیہم السلام کے اور کرامتیں اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت ہو چکی ہیں کتاب اور سُنّت سے۔ عقیدہ[۶۴]۔ خرقِ عادت۔ خرق کے معنی لغت میں پھٹنے کے ہیں۔ اور مراد یہاں خلافِ عادت کی ہیں جو حق تعالیٰ کے دُشمنوں سے ظاہر ہوتی ہیں مانند ابلیس کے زمین کے طے کرنے میں اور فرعون کے دریائے نیل جاری کرنے میں اور دجّال کے مار ڈالنے اور زندہ کرنے میں اور اسی طرح اخبار میں یعنی حدیثوں میں مروی ہے کہ ان سے بعض خوارق ہوئے ہیں پس ہم ان خوارق کو معجزات کے نام سے نہیں پکارتے ہیں کیونکہ معجزات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں۔ نہ ان کا نام ہم کرامات رکھتے ہیں کیونکہ کرامات اصفیاء یعنی برگزیدہ اور پرہیزگار لوگوں کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں لیکن ہم اِن خوارق کو استدراج کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ دُشمنانِ خدا کے لئے ان کی حاجتیں پُوری کر کے خدائے تعالیٰ کا ان کو ڈھیل میں ڈال رکھنا ہے گویا مَكْرٌ بِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَعُقُوبَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔ دُنیا میں اُن کے ساتھ فریب ہے اور آخرت میں اُن کے لئے عذاب ہے کما قال اللہ تعالیٰ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ؁ جیسا فرمایا خدائے تعالیٰ نے عنقریب ہم ان کو آہستہ آہستہ یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے پکڑے لیتے ہیں اور ہلاکت سے نزدیک کئے دیتے ہیں۔ ایسے ڈھنگ سے کہ وُہ نہ جان سکیں گے۔

یعنی ہر گاہ کہ گناہے می کنند نعمت مرایشاں را زیادت می گردانیم تا در طغیان و عصیان می افزایند از تفسیرِ حسینی پس در غفلت می اُفتند و فریفتہ می شوند بآں یعنی آں قضاء حاجات کہ از رُوئے استدراج است ہم و می پندارند آں را انعام و احسان و زیادہ می شوند از رُوئے عصیاں اگر باشند فجار و از رُوئے کفر اگر باشند کفار عقیدہ ۶۵۔ ہست اللہ تعالیٰ خالق پیش از پیدا کردن مخلوق و ہست رازق پیش از رزق دادن شاید کہ تکرار فرمُود امام علیہ الرحمۃ ایں مطلب را برائے آگہی اینکہ واجب است بریں اعتقاد از شرح فقہ اکبر ملا علی قاری عقیدہ ۶۶۔ مومناں خواہند دید حق تعالیٰ را در جنت بچشم سر بلا تشبیہ و بلا کیف و کمیۃ عقیدہ ۶۷۔ نخواہد شد میان حق تعالیٰ و خلق مسافت یعنی نہ در غایت از قرب و نہ در نہایت از بُعد و نہ بوصف اتصال و نہ بنعتِ انفصال و نہ بحلُول یعنی در آمدن در چیزے ہم و اتحاد یعنی یک شدن ہم۔ عقیدہ ۶۸۔ و ایمان اقرار بزبان است و تصدیق بجنان۔

ترجمہ یعنی وُہ جب کوئی گناہ کرتے ہیں ہم اُس وقت خاص اُن کے لیے نعمت بڑھا دیتے ہیں۔ تو وُہ طغیان اَور نافرمانی میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے تفسیر حسینی کا۔ پھر وُہی غفلت میں پڑجاتے ہیں۔ اَور ان حاجت روائیوں پر جو بطور استدراج ہیں فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ اَور ان کو انعام اَور احسان سمجھتے ہیں اگر بدکار ہوتے ہیں نافرمانی اَور گناہ زیادہ کرتے ہیں۔ اگر کافر ہوتے ہیں کفر میں بڑھ جاتے ہیں عقیدہ ۶۵ خدائے تعالیٰ خالق ہے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے اَور رازق ہے رزق دینے سے پہلے۔ شاید امام علیہ الرحمۃ نے فقط اِس بات کی آگہی کے لیئے اِس مطلب کو مکرر فرمایا کہ اس پر ایمان واجب ہے جیسا شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے عقیدہ ۶۶۔ مومن حق تعالیٰ کو جنت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے بغیر تشبیہ اَور بغیر کیفیت اَور کمیت کے کیونکہ خدائے تعالیٰ شبہ اَور صورت ہونے اَور کیفیت یعنی کیسا اَور کس طرح اَور کیونکر ہونے سے اَور مقدار اَور اندازہ ملنے سے پاک ہے عقیدہ ۶۷۔ حق تعالیٰ اَور خلق کے درمیان مسافت یعنی فاصلہ نہ ہوگا۔ نہ نہایت نزدیک ہونے کی صورت میں اَور نہ نہایت دُور ہونے کی حالت میں اَور نہ اتصال یعنی نزدیک ہونے کی وصف کے ساتھ اَور نہ انفصال یعنی جُدا ہونے کی صفت کے ساتھ اَور نہ حلُول کی صورت میں یعنی کسی چیز میں داخل ہوجانا جس کو گھُل جانا کہتے ہیں اَور نہ اتحاد یعنی ایک ہوجانے کے طریق پر جس میں دوئی کا اطلاق نہ ہو عقیدہ ۶۸۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار کرنے کا اَور دل سے تصدیق یعنی سچ ماننے کا۔

عقیدہ[۶۹] ایمانِ اہلِ ایمان از ملائکہ و اہلِ جنت و اہلِ زمین از انبیاء و اولیا و سائر مومنین زیادت و نقصان نمی پذیرد و عقیدہ[۷۰] جمیع مومنین مستوی اند در اصلِ ایمانِ توحید و متفاضل اند در اعمال عقیدہ[۷۱] ۔ اسلام تسلیم مش اے قبول باطن ہم و انقیاد مش فرمانبرئ ظاہر ہم امر و نہی اللہ تعالیٰ را می گویند پس در طریقِ لغت اسلام و ایمان فرق است لیکن در شریعت یافتہ نمی شود ایمان بغیرِ اسلام پس ایمان و اسلام مانند شئے است کہ ہرگز از یک دیگر جدا نمی شود چنانچہ پشت با شکم عقیدہ[۷۲] دین اطلاق مش گفتن یا ضد تقلید ہم کردہ می شود بر ایمان و اسلام و شرائع بتمامہ عقیدہ[۷۳] می شناسیم حق تعالیٰ را چنانچہ حق معرفت است حسب مقدورِ خود و طاقتِ خود چنانچہ وصف کردہ است حق تعالیٰ نفسِ خود را بتمام صفات ثبوتیہ مش اے صفاتیکہ در ذاتِ اوست تعالیٰ ہم و سلبیہ مش اے صفاتیکہ در ذاتِ او تعالیٰ نیست ہم در کتابِ خود و در قرآن مجید آمدہ است۔

ترجمہ عقیدہ[۶۹] ایمان ایمان والوں کا کم و زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ وُہ فرشتوں میں سے ہوں یا جنت والوں میں سے یا زمین والوں میں سے از قسم انبیاء ہوں خواہ اولیاء یا تمام مومنین۔ عقیدہ[۷۰] تمام ایمان والے اصل ایمان توحید میں برابر ہیں اور اعمال میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں عقیدہ[۷۱]۔ اسلام خدائے تعالیٰ کے امر و نہی کے تسلیم کرنے یعنی باطن یا دل سے قبول کرنے اور انقیاد یعنی ظاہر میں حکم بجالانے کو کہتے ہیں پس لغت کے طریق سے ایمان اور اسلام میں فرق ہے لیکن شریعت میں ایمان بغیر اسلام نہیں پایا جاتا ہے۔ پس ایمان اور اسلام مانند ایک شے کے ہے کہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوتا ہے جیسے پیٹھ پیٹ سے عقیدہ[۷۲]۔ دین اطلاق کیا جاتا ہے یعنی بولا جاتا ہے یا بے قید ہوتا ہے ایمان اور اسلام اور تمام شرائع پر سب کے لئے عقیدہ[۷۳]۔ ہم حق تعالیٰ کو پہچانتے ہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے اپنے مقدور اور اپنی طاقت کے موافق جیسا کہ وصف کیا ہے حق تعالیٰ نے اپنے نفس کا تمام صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ اپنی کتاب میں۔ ثبوتیہ وُہ صفتیں ہیں جو خدائے تعالیٰ کی ذات میں وجود ہیں اور ثابت ہیں اور سلبیہ وُہ صفتیں ہیں جو خدائے تعالیٰ کی ذات میں موجود نہیں ہیں بلکہ اس سے مسلوب ہیں۔ اور قرآن مجید میں آیا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ترجمہ نیست مثل او سبحانہ چیزے وحال این است کہ او شنوا و بینا است عقیدہ ۷۴ نیست قادر کسے کہ عبادت کند اللہ تعالیٰ را چنانچہ او سبحانہ سزاوار اوست لیکن بندہ عبادت می کند اللہ تعالیٰ را بامر او تعالیٰ چنانکہ امر فرمودہ است عقیدہ ۷۵ تمام مومنین مستوی اند در معرفت فی نفسہا ویقین در امر دین وتوکل بر خدا ومحبت برائے خدا ورسول ورضاء بتقدیر وقضاء وخوف از غضب وعقوبت ورجاء برائے رضاء ومثوبت وایمان یعنی ایقان بہ ثبوت ذات او تعالیٰ وتحقق صفات او تعالیٰ وصفات متفاوت باشند مومنان در ماسوائے ایمان ودر چیزے کہ ذکر کردہ شدہ است بتمامہ مثل اے در غیر تصدیق واقرار بحسب تفاوت ابرار در قیام بارکان واختلاف فجار در مراتب عصیان از شرح فقہ اکبر ملا علی وتواند شد کہ از ماسوائے ایمان مراد تصفیہ وتزکیہ وتخلیہ باطن باشد از ماسوی اللہ تعالیٰ باستقامہ بر یقینات ھ

ترجمہ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ نہیں ہے مثل اس سبحانہ کے کوئی چیز اور حال یہ ہے کہ وُہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے عقیدہ ۷۴۔ نہیں ہے کوئی قادر کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ وُہ سُبحانہٗ اس کا سزاوار ہے لیکن بندہ خُدائے تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے حکم سے جیسا اس نے حکم فرمایا ہے عقیدہ ۷۵۔ تمام مومنین برابر ہیں معرفت میں جو فی نفسہا ہے یعنی نفس اسی معرفت میں اور برابر ہیں یقین میں جو امر دین میں ہو۔ اور خدا پر توکل کرنے میں اور خدا اور رسول کے لیے محبت میں اور تقدیر اور قضاء پر راضی ہونے میں اور غضب اور عقوبت سے خوف کرنے میں اور خوشنودی اور ثواب پانے کے لیئے اُمیدواری میں اور ایمان یعنی یقین کرنے میں ذات خدائے تعالیٰ کے ثابت ہونے اور صفات خدائے تعالیٰ کے متحقق ہونے پر۔ اور مومن متفاوت ہوتے ہیں ماسوائے ایمان میں اور ان چیزوں میں جو تمام ذکر کی گئی ہیں یعنی غیر تصدیق و اقرار میں نیکوں کے قیام ارکان میں تفاوت کے موافق اور بدکاروں کے مراتب گناہ میں اختلاف کے موافق۔ یہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری سے ہے اور ہوسکتا ہے کہ ماسوائے ایمان سے مراد تصفیہ اور تزکیہ اور تخلیہ باطن کا ہو یعنی دل کا صاف اور پاک کرنا اور خالی کرنا غیر خدائے تعالیٰ سے ہووے قیام پانے کے لیئے یقینیات پر۔

عقیدہ[۷۶]۔ اللہ تعالیٰ فضل کنندہ است بر بعض بندگان بفضلِ خود و عذاب کنندہ است بر بعض بندگان بعدلِ خود بے زیادت بر استحقاق و گاہے عطا می کُند از ثواب و اجر دو چنداں چیزے کہ مستحق ہست بآں از فضلِ خود و گاہے می پوشد گناہ را از فضلِ خود بواسطۂ شفاعۃ وبلا واسطہ۔ عقیدہ[۷۷] شفاعتِ جُملہ انبیاء علیہم السلام و شفاعتِ پیغمبرِ ما صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلّم برائے مومنین گنہگاران و برائے اہلِ کبائر از مومنین کہ مستوجب عقاب اند حق است عقیدہ[۷۸]۔ شفاعت ملائکہ و علمآء و اولیاء و شہداء و فقرآء و اطفالِ مومنین صابرین علی البلویٰ ثابت است عقیدہ[۷۹]۔ وزنِ اعمال بر ترازوٗ کہ ہر دو کفہ خواہد داشت در روزِ قیامت حق است عقیدہ[۸۰]۔ قصاص میانِ نوعِ انسان در روزِ قیامۃ حق است یعنی حسنات ظالم و بمظلوم خواہند داد بمقابلہ ظلم اِذْ لَیْسَ ھُنَاکَ الدَّرَاھِمُ وَالدَّنَانِیْرُ۔ ترجمہ۔ برائے اینکہ نیست اینجا درم ہا و دینار ہا عقیدہ[۸۱] حسنات اگر نخواہد بود ظالم را سیئاتِ مظلومین بگردنِ ظالمین نہادن حق است۔

ترجمہ عقیدہ[۷۶] خدائے تعالیٰ فضل کرنے والا ہے بعض بندوں پر اپنے فضل سے۔ اور عذاب کرنے والا ہے بعض بندوں پر اپنے عدل سے بغیر زیادتی کے استحقاق پر۔ اور کبھی عطا کرتا ہے دوگنا ثواب اور اجر اس چیز کا جس کے وُہ مستحق ہیں اپنے فضل سے۔ اور کبھی چھپاتا ہے گناہ کو اپنے فضل سے بواسطۂ شفاعت یا بلاواسطہ۔ عقیدہ[۷۷] شفاعت تمام انبیاء علیہم السّلام کی اور شفاعت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلّم کی گنہگار مومنین کے لیئے اور مومنین سے گناہِ کبیرہ کرنے والوں کے لیئے کہ لائق سزا ہیں حق ہے عقیدہ[۷۸] شفاعتِ ملائکہ و علمآء اور اولیاء اور فقراء اور اطفالِ مومنین صابرین کی یعنی اُن مومنین کے بچوں کی جن کے والدین نے ان کی وفات پر صبر کیا اپنے والدین کے لیئے عَلَی الْبَلْوٰی ثابت ہے یعنی اس شفاعت کے ثابت ہونے پر سب کا اتفاق ہے عقیدہ[۷۹]۔ اعمال کا وزن ہونا یعنی تُلنا ترازو میں جس کے دو پلڑے ہوں گے قیامت کے دن حق ہے۔ عقیدہ[۸۰]۔ قصاص یعنی بدلہ ملنا درمیان بنی نوع انسان کے قیامت کے دن حق ہے یعنی نیکیاں ظالم کی مظلوم کو دیں گے مقابلہ ظلم میں اِذْ لَیْسَ ھُنَاکَ الدَّرَاھِمُ وَالدَّنَانِیْرُ۔ اس لیئے کہ وہاں درہم اور دینار نہ ہوں گے کہ ان سے ان کا بدل ہو سکے عقیدہ[۸۱]۔ اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہوں گی تو بدلہ ظلم میں مظلوم کی بدیاں ظالموں کی گردن پر رکھنا حق ہے۔

عقیدہ [۸۲] حوض پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حق است و پل صراط حق است عقیدہ [۸۳] جنت و نار کہ موجود اند الیوم قبل از قیامت حق اند و فانی نخواہند شد پس بعد دخولِ جنتیان و دوزخیان بخلاف جبریہ ہم عقیدہ [۸۴] عقاب و ثواب اللہ تعالیٰ فانی نخواہد شد ہمیشہ پس بخلافِ جبریہ ہم عقیدہ [۸۵] اللہ تعالیٰ ہدایت پس راہِ راست بردن ہم می کند سوئے ایمان وطاعت از فضلِ خود ہر کسے را کہ می خواہد وضلالت می دہد بکفر ومعصیت از عدلِ پس ای عدل بالحکمۃ ہم خود ہر کسے را کہ می خواہد عقیدہ [۸۶] اضلالِ اللہ تعالےٰ عبارت از خذلان است وتفصیلِ خذلان این است کہ توفیق نیابد بندہ آں چیز را کہ راضی است حق تعالیٰ ازاں چیز وآں خذلان از عدل پس اے عدل بالحکمۃ ہم است وہمچنیں عقوبت مخذول بر معصیت از عدل پس اے عدل بالاستحقاق ہم عقیدہ [۸۷] نیستیم قائل اینکہ شیطان سلب می کند ایمان را از بندۂ مومن از روئے قہر وجبر لیکن می گوئیم بندہ می گذارد ایمان را باختیارِ خود باغوائے شیطان یا بہوائے نفس پس ہرگاہ ترک می کند بندہ ایمان را پس سلب می کند ایمان را ازاں بندہ شیطان

ترجمہ عقیدہ [۸۲] حوض پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا حق ہے اور پل صراط حق ہے۔ عقیدہ [۸۳] جنت اور دوزخ جو آج موجود ہیں قیامت سے پہلے حق ہیں۔ اور فنا نہ ہوں گی یعنی جنتیوں اور دوزخیوں کے داخل ہونے کے بعد بخلاف جبریہ کے عقیدہ [۸۴]۔ عذاب اور ثواب خدائے تعالیٰ کا فنا نہ ہوگا۔ ہمیشہ بخلاف جبریہ کے عقیدہ [۸۵] خدائے تعالیٰ ہدایت کرتا ہے یعنی سیدھا رستہ بتلاتا ہے ایمان اور طاعت کی طرف اپنے فضل سے جس کسی کو کہ وہ چاہتا ہے اور گمراہ کرتا ہے کفر و گناہ کی طرف اپنے عدل سے جو مقتضائے حکمت ہے جس کسی کو کہ وہ چاہتا ہے عقیدہ [۸۶] گمراہ کرنا خدائے تعالیٰ کا عبارت ہے خذلان سے اور تفصیل خذلان کی یہ ہے کہ بندہ توفیق نہیں پاتا ہے اس چیز کی جس سے حق تعالیٰ راضی ہے۔ اور یہ خذلان حکمت کی بنا پر خدا کے عدل سے ہے اور اسی طرح مخذول کا عذاب کیا جانا گناہ پر عدل سے ہے جس کا وہ مستحق تھا۔ عقیدہ [۸۷] ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ شیطان ایمان کو بندہ مومن سے سلب کر دیتا ہے قہر اور جبر کر کے لیکن ہم کہتے ہیں کہ بندہ ایمان کو اپنے اختیار سے چھوڑ دیتا ہے شیطان کے بہکانے سے یا ہوائے نفس سے پس جب بندہ ایمان کو ترک کر دیتا ہے تو شیطان ایمان کو اس بندہ سے سلب کر لیتا ہے۔

عقیدہ ۸۸۔ سوال منکر و نکیر مَنْ رَبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ۔ ترجمہ کیست ربّ تو و چیست دینِ تو و کیست پیغمبرِ تو۔ در قبر یا در مستقرش اے جائے قرار یعنی ہر جا کہ باشد چناں کہ غریق و حریق و خوردہ گرگ وغیرہ حق است عقیدہ ۸۹۔ اعادۂ رُوح بسوئے جسدِ بندہ در قبر حق است عقیدہ ۹۰ ضغطہ ش ہندی دبانا ضغطۂ قبر برائے مومن مانندِ معانقۂ مادرِ مشفقہ ہست از شرح فقہ اکبر ملّا علی ہر قبر جمیع مومناں راحق است عقیدہ ۹۱ عذاب قبر حق است جمیع کافران را و بعضی عصات مومنین را و ہمچنیں تنعیم بعض مومنین حق است عقیدہ ۹۲ تعبیرِ تمام اسمار کہ ذکر کردہ اند آں را علمار بزبانِ فارسی از صفاتِ حق تعالیٰ عزّت اسمائہ و تعالت صفاتہ جائز است مگر تعبیر ید بفارسی جائز نیست عقیدہ ۹۳ جائز است کہ بگوید بروئے خدا بلا تشبیہ و بلا کیف عقیدہ ۹۴۔ نیست قربِ اللہ تعالیٰ از اربابِ طاعت و بُعدِ اللہ تعالیٰ را از اصحابِ معصیت۔

ترجمہ عقیدہ ۸۸۔ سوال مُنکر و نکیر مَنْ رَبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ حق ہے یعنی کون ہے تیرا ربّ۔ اور کیا ہے تیرا دین اور کون ہے تیرا نبی۔ قبر میں یا مستقر میں یعنی ٹھہرنے کی جگہ جہاں کہیں کہ ہووے۔ کہ جیسا کہ دریا میں ڈوبا ہوا اور آگ میں جلا ہوا۔ اور بھیڑیے کا کھایا ہوا وغیرہ عقیدہ ۸۹۔ رُوح کا قبر میں بندہ کے جسد کی طرف عَود کرنا حق ہے عقیدہ ۹۰۔ ضغطۂ قبر یعنی دبانا قبر کا سب مومنین کے لیے حق ہے۔ مومنین کے لیئے ضغطۂ قبر شفیق ماں کے گلے لگا لینے کی مانند ہے شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں اسی طرح ہے عقیدہ ۹۱۔ قبر کا عذاب سب کافروں کے لیے حق ہے اور بعض گنہگار مومنین کے لیئے اور اسی طرح بعض مومنین کو نعمت دینا حق ہے عقیدہ ۹۲۔ تمام نام باری تعالیٰ کی صفات کے عزّت اسمائہ و تعالت صفاتہ یعنی غالب اور بزرگ ہیں نام اس کے اور برتر ہیں صفات اس کی۔ علمار نے جن کی تعبیر فارسی میں بیان کی ہے وُہ تعبیر اسمار کی جائز ہے مگر ید۔ کہ تعبیر ید کی فارسی میں دست کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ عقیدہ ۹۳۔ جائز ہے کہ کہے بروی خدا بلا تشبیہ و بلا کیف یعنی خدا کی رُو کے سامنے جو بغیر تشبیہ اور بدون کیف کے ہے۔ عقیدہ ۹۴۔ خدائے تعالیٰ کی نزدیکی فرمان برداروں سے اور دُوری گنہگاروں سے نہیں ہے۔

از طریق طول و قصر و مسافت و نہ بر معنی کرامت و ہوان (و بے عزتی خواری بالفتح) ولیکن مطیع قریب است از حق تعالیٰ بلاکیف و عاصی بعید است از حق تعالیٰ بلاکیف اے بوصف تنزیہش قرار داد امام علیہ الرحمۃ قرب و بُعد حق تعالیٰ را از بندہ و قرب و بُعد بندہ را از حق تعالیٰ از باب متشابہات بلا تاویل از شرح فقہ اکبر ملّا علی م عقیدہ ۹۵ قرب و بُعد و اقبال ش ضد اعراض م اللہ تعالیٰ را بمناجی و ہمچنیں مجاورت بندہ در جنّت و وقوف بندہ در قیامت میان یدانِ حق تعالیٰ بلاکیف است عقیدہ ۹۶۔ قرآن مجید کہ نازل شدہ است نجماً نجماً بر رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم و مکتوب است در مصاحف مابین دفتین کلام اللہ تعالیٰ است علیٰ ما ہو المشہور عقیدہ ۹۷۔ آیاتِ قرآن مجید کہ تمام ہا در معنی کلام است یعنی در مقامِ مقصود است برابر است کہ درآں ذکرِ رحمتِ اللہ تعالیٰ و مدح اولیاء اللہ تعالیٰ باشد یا ذکرِ غضب اللہ تعالیٰ یا ذم اعداء اللہ تعالیٰ باشد مستوی اند در فضیلتِ لفظی یا عظمتِ معنوی

ترجمہ: لمبائی اور کوتاہی اور مسافت کی راہ سے نہیں ہے اور نہ معنی کرامت یعنی بزرگی اور نہ ہوان یعنی خواری اور بے عزتی کی بناء پر ولیکن مطیع قریب ہے حق تعالیٰ سے بلاکیف اور عاصی بعید ہے حق تعالیٰ سے بلاکیف یعنی وصف تنزیہ کے ساتھ وُہ وصف جس میں اس کی پاکی ہوتی ہو۔ امام علیہ الرحمۃ نے حق تعالیٰ کے قُرب اور بُعد کو جو بندہ سے ہے اور بندہ کے قُرب اور بُعد کو جو حق تعالیٰ سے ہے بدون تاویل بابِ متشابہات سے اس کو قرار دیا ہے یہ ہے خلاصہ شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری کا۔ عقیدہ ۹۵۔ نزدیکی اور دُوری اور سامنے آنا اور متوجہ ہونا خدائے تعالیٰ کا مناجات کرنے والے سے اور اسی طرح مجاورت یعنی پڑوس ہونا بندہ کا خدا سے جنت میں اور بندہ کا قیامت میں خدائے تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا یہ سب بلاکیف ہے۔ عقیدہ ۹۶۔ قرآن مجید رسُولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم پر جو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے اور کتابوں میں دفتیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا کلام ہے علیٰ ما ہو المشہور یعنی اسی بناء پر کہ وہ مشہور ہے۔ عقیدہ ۹۷۔ قرآن مجید کی آیتیں جو سب کی سب معنے کلام میں ہیں یعنی مقامِ مقصود میں ہیں یعنی اس مرتبہ میں ہیں جو ہماری مراد ہے خواہ ان میں خدائے تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہو خواہ اولیاء اللہ کی مدح ہو یا خدائے تعالےٰ کے غضب یا خدائے تعالےٰ کے دُشمنوں کی برائی کا ذکر ہو فضیلتِ لفظی اور عظمتِ معنوی میں یکساں ہیں۔

ولیکن بعض آیات را فضیلتِ ذکر و مذکور است مانندِ آیۃ الکرسی زیرا کہ مذکور در آیۃ الکرسی
جلالت وعظمۃ اللہ جل جلالہٗ وصفۃ اللہ تعالیٰ است کہ خاص بذاتِ حق تعالیٰ است ۔ پس
مجتمع شد در آیۃ الکرسی دو فضیلت یکی فضیلتِ ذکر دوم فضیلتِ مذکور وبعضی آیات را فضیلۃ ذکر
است فقط نہ فضیلتِ مذکور چنانچہ سورۃ تبت یدا مانندِ ایں از احوالِ فجار۔ عقیدہ ۹۸۔ اسماء اللہ
تعالیٰ چنانچہ اللہ واحد وصفاتِ حق تعالیٰ چنانچہ لہُ الملکُ ولہُ الحمدُ بتمامہ مستوی اند در
فضیلۃ وعظمۃ مثل مطلقاً یعنی بقطع نظر از وجوہِ فضیلۃ بعض بر بعض ہم ونیست تفاوت در
اطلاقِ آنہا بر ذات وصفاتِ حق تعالیٰ وایں منافی عظمۃ بعضی اسماء وصفات بر بعضی اسماء
وصفات نیست مثل عظمۃ جزئیۃ یعنی مع لحاظ وجہِ فضیلۃ وعظمۃ بعض بر بعض ہم عقیدہ ۹۹
والدینِ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مُردند بر کفر مثل دریں مسئلہ اختلافِ علماء است نہ
منجانب صحتِ ایمان والدیہ المکرمین صلعم مرجح بدلائل وزیادہ فریق است ہم

ترجمہ ولیکن بعض آیتوں کو ذکر و مذکور دونوں طرح کی فضیلت ہے جیسے آیۃ الکرسی اس لئے کہ
آیۃ الکرسی میں خدائے جل جلالہ کی جلالت وعظمت اور اس کی اس صفت کا مذکور ہے جو حق تعالیٰ کی ذات
کے ساتھ خاص ہے پس آیۃ الکرسی میں دو فضیلتیں جمع ہوگئیں ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت مذکور
کی اور بعض آیتوں کو فقط فضیلتِ ذکر حاصل ہے نہ فضیلت مذکور جیسا کہ سورۃ تبت یدا اور اسی جیسی
اور آیتیں بدکاروں کے احوال کی نسبت عقیدہ ۹۸ خدائے تعالیٰ کے نام جیسے اللہ اور احد اور خدائے
تعالیٰ کی صفتیں جیسے لہُ الملکُ اور لہُ الحمدُ یعنی اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے
یہ مطلق فضیلت اور عظمت میں برابر ہیں یعنی ان وجوہ سے قطع نظر کرکے جس وجہ سے بعض کی بعض پر فضیلت
ہے اور ذات وصفاتِ حق تعالیٰ پر ان کے بولے جانے میں تفاوت نہیں ہے اور یہ مساوات منافی نہیں ہے
بعض اسماء وصفات پر جزئی عظمت کے طریق پر ہے یعنی مع لحاظ وجہ فضیلت وعظمت بعض کے بعض پر۔
عقیدہ ۹۹ والدین رسولِ خدائے تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے کفر پر اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔
ولیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مکرمین کے ایمان صحیح ہونے کی جانب دلیلوں سے ترجیح
پائی ہوتی ہے اور اسی طرف علماء کے فریق کی زیادتی ہے۔

رسُول علیہ السّلام اِنتقال ازیں عالم بر اِیمان کردند۔ ابُوطالب عمّ حضرت رسُول اللہ تعالےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مُرد کافر۔ حضرت قاسم و حضرت طاہر و حضرت ابراہیم بودند فرزند رسُول خدائے تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم عقیدہ[۱۰۱] حضرت بیوی فاطمہ[۱] و بیوی زینب[۲] و بیوی رقیہ[۳] و بیوی اُمّ کلثوم[۴] بناتِ رسُولِ خدائے تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بُودند عقیدہ[۱۰۱] ہر وقتے کہ مشکل شود بر اِنسان اہلِ ایمان شئ از دقائقِ علم توحید پس واجب است بر آں اِنسان این کہ اِعتقاد کند چیزے راکہ صواب است نزدِ حق تعالیٰ بطریقِ اجمال نش یعنی ہرچہ صواب است نزدِ حق تعالیٰ ہماں مقبول و مختارِ من است و تفصیل نکندم مادام کہ یابد عالم راے عارف بحقیقۃِ احوال را پس سوال کند ایمان تفصیلی بر وجہِ کمال و تاخیر نکند عقیدہ[۱۰۲] خبر معراج حضرت غوث الثقلین محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بجسد در بیداری بسُوئے آسمان حق است و ثابت است بطریقِ متعددہ پس کسے کہ رد کُند آں خبر را و ایمان نیارد بمقتضائے آں خبر ضال است و مبتدع۔

ترجمہ۔ رسُول علیہ السّلام نے اِنتقال اس عالم سے اِیمان پر فرمایا ہے۔ ابوطالب چچا حضرت رسُولِ خدائے تعالیٰ کے کافر مرے۔ حضرت قاسم اَور حضرت طاہر اَور حضرت ابراہیم علیہ السّلام رسُولِ خدائے تعالےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے فرزند تھے۔ عقیدہ[۱۰۱] حضرت بیوی فاطمہ اَور بیوی زینب اَور بیوی رقیہ اَور بیوی اُمِّ کلثوم سَلَامُ اللہِ عَلَیْھِنَّ رسُولِ خدائے تعالیٰ صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بنات یعنی صبح جز اولیں تھیں عقیدہ[۱۰۱] جس وقت اِنسان اہلِ ایمان پر علمِ توحید کی باریک باتوں میں سے کوئی شئے مشکل ہو جاوے تو اس اِنسان پر واجب ہے کہ ایسی چیز کا اجمالی طور پر اِعتقاد کرے جو حق تعالےٰ کے نزدیک درست ہے یعنی جو کچھ حق تعالےٰ کے نزدیک درست ہے وُہی میرا مقبول و مختار ہے اَور تفصیل نہ کرے یہاں تک کہ کسی ایسے عالم کو پاوے جو حقیقتِ احوال کو پہچانتا ہو اَور عارف ہو۔ پس پُورے طور پر اس سے تفصیلی اِیمان پُوچھ لیوے اَور تاخیر نہ کرے۔ عقیدہ[۱۰۲] خبر معراج حضرت غوث الثقلین محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جسد کے ساتھ حالتِ بیداری میں آسمان کی طرف حق ہے اَور متعدد طریق سے ثابت ہے پس جو کوئی اِس خبر کو رد کر دے گا اَور اس کے موافق ایمان نہ لائے گا گمراہ اَور مبتدع یعنی بدعتی ہے کہ دین میں نئی بات پیدا کرتا ہے۔

عقیدہ ۱۰۳۔ خروجِ دجّال و یاجوج و ماجوج و طلوعِ شمس از غرب و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام از آسمان و سائر علاماتِ روزِ قیامت بنا بر چیزے کہ وارد است بآں اخبارِ صحیحہ بلکہ آیاتِ صریحہ حق است و ثابت است۔
عقیدہ ۱۰۴۔ اللہ تعالیٰ ہدایت می کند ہر کس را کہ می خواہد بسوئے صراطِ مستقیم ش ختم شد عبارت فقہ اکبر از شرحِ ملا علی۔ ازیں پس دعا است از مترجم و صلوٰۃ از دردمند ھ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّدِيْنًا قَوِيْمًا بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الصِّرَاطِ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَعَلٰى اَنْوَارِهٖ كَمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ وَشَفِّعْهُ فِيْنَا وَتَرْحَمْنَا بِهٖ۔

ترجمہ عقیدہ ۱۰۳۔ خروج یعنی نکلنا دجال کا۔ اور یاجوج ماجوج کا اور طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے۔ اور اُترنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور ساری علامتیں روزِ قیامت کی حق ہیں اور ثابت ہیں اس بنا پر کہ اخبارِ صحیحہ حدیث کی بلکہ صاف آیتیں اس کی نسبت وارد ہیں عقیدہ ۱۰۴ اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے سیدھے رستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ عبارت فقہ اکبر شرح ملا علی قاری کی ختم ہو گئی اس کے بعد مترجم کی دعا ہے اور دردمند کی درود ہے۔

دعائے مترجم۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّدِيْنًا قَوِيْمًا بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الصِّرَاطِ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن۔ اے خدا ہم کو سیدھا رستہ اور مضبوط دین بتا صاحبِ صراط کی حرمت سے کہ مالک ہیں راستہ کے۔ اے جہانوں کے پالنے والے قبول فرما۔ درود دردمند۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَعَلٰى اَنْوَارِهٖ كَمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ وَشَفِّعْهُ فِيْنَا وَتَرْحَمْنَا بِهٖ۔ خدایا رحمت اور برکت اور سلامتی ہمیشہ سے ہمیشہ تک بھیج محمد صلعم تیرے رسول اور تیرے حبیب پر اور ان کے انوار پر جیسا تجھے وہ محبوب ہے اور تو اُس سے خوشنود ہے اور اس کو ہمارا سفارشی کر اور ہم پر رحم کر اس کے وسیلہ سے۔